روحانی سائنس اور مادّی سائنس کا سنگم

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی
(ستارۂ امتیاز)

9 781903 440568

"And he whom We grant long life We cause him to turn upside down [from the world of command] to the [world of] creation." Qurān 36:68

1917

100 Years

2017

This series of publications is to commemorate the hundredth birthday of ʿAllāmah Naṣīr al-Dīn Naṣīr Hunzai (1917-2017) and in gratitude for his life-long services for esoteric wisdom and luminous science.

روحانی سائنس اور مادی سائنس کا

سنگم

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

(ستارۂ امتیاز)

شائع کردہ:

Institute for Spiritual Wisdom and
Luminous Science (ISW&LS)
© 2017
www.monoreality.org
Ismaililiterature.com

ISW
LS

Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science

Knowledge for a united humanity

ISBN 1-903440-56-4

فہرستِ مضامین

قسط : ۱	۱
قسط : ۲	۱
قسط : ۳	۲
قسط : ۴	۲
قسط : ۵	۳
قسط : ۶	۴
قسط : ۷	۴
قسط : ۸	۵
قسط : ۹	۵
قسط : ۱۰	۶
قسط : ۱۱	۶
قسط : ۱۲	۷
قسط : ۱۳	۷
قسط : ۱۴	۸
قسط : ۱۵	۹
قسط : ۱۶	۹
قسط : ۱۷	۱۰
قسط : ۱۸	۱۰
قسط : ۱۹	۱۱
قسط : ۲۰	۱۲
قسط : ۲۱	۱۲
قسط : ۲۲	۱۳
قسط : ۲۳	۱۴
قسط : ۲۴	۱۴
قسط : ۲۵	۱۵
قسط : ۲۶	۱۵
قسط : ۲۷	۱۶
قسط : ۲۸	۱۷
قسط : ۲۹	۱۷
قسط : ۳۰	۱۸
قسط : ۳۱	۱۹
قسط : ۳۲	۱۹
قسط : ۳۳	۲۰
قسط : ۳۴	۲۰

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

قسط : ۳۵ .... ۲۱

قسط : ۳۶ .... ۲۱

قسط : ۳۷ .... ۲۲

قسط : ۳۸ .... ۲۳

قسط : ۳۹ .... ۲۳

قسط : ۴۰ .... ۲۴

قسط : ۴۱ .... ۲۴

قسط : ۴۲ .... ۲۵

قسط : ۴۳ .... ۲۵

قسط : ۴۴ .... ۲۶

قسط : ۴۵ .... ۲۶

قسط : ۴۶ .... ۲۷

قسط : ۴۷ .... ۲۸

قسط : ۴۸ .... ۲۸

قسط : ۴۹ .... ۲۹

قسط : ۵۰ .... ۳۰

قسط : ۵۱ .... ۳۰

قسط : ۵۲ .... ۳۱

قسط : ۵۳ .... ۳۱

قسط : ۵۴ .... ۳۲

قسط : ۵۵ .... ۳۳

قسط : ۵۶ .... ۳۳

قسط : ۵۷ .... ۳۴

قسط : ۵۸ .... ۳۴

قسط : ۵۹ .... ۳۵

قسط : ۶۰ .... ۳۶

قسط : ۶۱ .... ۳۶

قسط : ۶۲ .... ۳۷

قسط : ۶۳ .... ۳۸

قسط : ۶۴ .... ۳۸

قسط : ۶۵ .... ۳۹

قسط : ۶۶ .... ۳۹

قسط : ۶۷ .... ۴۰

قسط : ۶۸ .... ۴۰

قسط : ۶۹ .... ۴۱

قسط : ۷۰ .... ۴۱

قسط : ۷۱ .... ۴۲

قسط : ۷۲ .... ۴۳

قسط : ۷۳ .... ۴۳

قسط : ۷۴ .... ۴۴

قسط : ۷۵ .... ۴۴

قسط : ۷۶ .... ۴۵

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

قسط : ۷۷ .... ۴۵
قسط : ۷۸ .... ۴۶
قسط : ۷۹ .... ۴۷
قسط : ۸۰ .... ۴۷
قسط : ۸۱ .... ۴۸
قسط : ۸۲ .... ۴۹
قسط : ۸۳ .... ۴۹
قسط : ۸۴ .... ۵۰
قسط : ۸۵ .... ۵۱
قسط : ۸۶ .... ۵۱
قسط : ۸۷ .... ۵۲
قسط : ۸۸ .... ۵۲
قسط : ۸۹ .... ۵۳
قسط : ۹۰ .... ۵۴
قسط : ۹۱ .... ۵۴
قسط : ۹۲ .... ۵۵
قسط : ۹۳ .... ۵۵
قسط : ۹۴ .... ۵۶
قسط : ۹۵ .... ۵۶
قسط : ۹۶ .... ۵۷
قسط : ۹۷ .... ۵۸
قسط : ۹۸ .... ۵۹
قسط : ۹۹ .... ۶۰
قسط : ۱۰۰ .... ۶۰
فہرست ۶۳

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۱

اللہ تعالیٰ کا خزانہ خزائن ہی یہ سنگم ہے، ملاحظہ ہو سورۂ حجر (۱۵) کی آیت: ۲۱۔ وہ حکمتِ بالغہ سے لبریز ارشاد یہ ہے: وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ۔

تاویلی مفہوم: اس آیۂ شریفہ کے آغاز میں اِنۡ = حرفِ نفی لَا کی جگہ پر ہے، جس کا اشارہ ہے کہ ہر چیز پہلے "لا" ہوتی ہے، یعنی عالمِ نیستی = عالمِ ابداع لا کی مثال ہے۔

پس یہاں خزانہ کلمۂ کُنۡ (ہو جا) خود از خود کام کر رہا ہے، اور ہر لاشیٔ کو شیٔ بنا رہا ہے، چنانچہ معلوم ہوا کہ اوّلین سنگم نیستی اور ہستی کا ہے۔ پس روحانی سائنس اور مادّی سائنس کا سنگم عالمِ شخصی میں ہے۔ ان شاء اللہ ہم آپ کو بیان کریں گے۔

بدھ، ۱۶/مارچ ۲۰۰۵ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۲

یہ ارشادِ مبارک سورۂ ذاریات (۵۱: ۴۷-۴۹) میں ہے: وَالسَّمَآءَ بَنَيۡنٰهَا بِاَيۡىدٍ وَّاِنَّا لَمُوۡسِعُوۡنَ ...

تاویلی مفہوم: اور عالمِ اکبر کو ہم نے اپنی قدرت اور قوّت سے بنایا ہے، اور ہم اس کو مسلسل وسعت دیتے رہتے ہیں۔

سورۂ فاطر (۳۵: ۱) میں ارشاد ہے: يَزِيۡدُ فِی الۡخَلۡقِ مَا يَشَآءُ = وہ اپنی مخلوق کی ساخت میں جیسا چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بندۂ درویش کو حکمتِ قرآن اور ظہورات و تجلیاتِ گوہرِ عقل پر ایسا یقینِ کامل حاصل ہوا ہے کہ انہی مبارک اشارات میں مادّی سائنس کی روح بھی ہونے کا یقین رکھتا ہے پھر بھی مادّی سائنس کی ممکنہ معلومات سے مدد کیلئے دو واقف کار اور دانشمند عزیزوں کو مقرر کیا ہے۔

جمعرات، ۱۷؍مارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:۳

سورۂ طلاق (۶۵:۱۲) اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الۡاَرۡضِ مِثۡلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الۡاَمۡرُ بَیۡنَهُنَّ لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۬ۙ وَّ اَنَّ اللّٰہَ قَدۡ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عِلۡمًا۔

تاویلِ باطن: صاحبِ دورِ اوّل آسمان، اس کا حجتِ اعظم زمین۔ صاحبِ دورِ دوم آسمان، اس کا حجتِ اعظم زمین۔ صاحبِ دورِ سوم آسمان، اس کا حجتِ اعظم زمین۔ صاحبِ دورِ چہارم آسمان، اس کا حجتِ اعظم زمین۔ صاحبِ دورِ پنجم آسمان، اس کا حجتِ اعظم زمین۔ صاحبِ دورِ ششم آسمان، اس کا حجتِ اعظم زمین۔ صاحبِ دورِ ہفتم آسمان، اس کا حجتِ اعظم زمین۔ یہ ہیں تاویلاً سات آسمان اور سات زمین۔ اور یہی حضرات مجموعاً کُل کائناتی بہشت ہیں۔

جمعرات، ۱۷؍مارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:۴

یقیناً عالمِ دین کے سات آسمان اور سات زمین ہیں، بالکل اسی طرح عالمِ ظاہر کے بھی سات آسمان اور سات زمین ہیں۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

جب خداوندِ قیامت = اَلْوَاحِدُ الْقَهَّار روحانی قیامت برپا کرتا ہے، تو اس وقت وہ قادرِ مطلق ظاہری اور باطنی آسمانوں اور زمینوں کو دستِ راست میں لپیٹ کر گوہرِ عقل اور کتابِ مکنون کا سنگم بناتا ہے، قرآنی حوالہ سورۂ زمر (۳۹: ۶۷)، اگر آپ سچ مچ نور کے پروانوں میں سے ہو جانا چاہتے ہیں تو بسم اللہ اب بھی وقت ہے! اپنے دل کو حضرتِ مولا کے پاک عشق و محبت سے معمور کریں۔

جمعۃ المبارک، ۱۸/ مارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۵

مولائے پاک و مہربان کے فضل و کرم سے ابھی ابھی اس بندۂ درویش نے دو عزیزوں کے ساتھ گریہ وزاری کی ہے، لہٰذا امید ہے کہ بارگاہِ عالی سے کوئی عجیب و غریب حکمت عطا ہو، وہ یہ ہے کہ بہشت دنیا اور آخرت کا سنگم ہے، یہاں دنیا سے مراد: دنیا کی زندہ اور لطیف صورت ہے۔ ان شاء اللہ، اس حقیقت کی قرآنی شہادتیں پیش کریں گے۔

سورۂ انعام (۶: ۷۳) میں غور کریں، یہاں کُنْ (ہو جا) فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ خداوندِ تبارک وتعالیٰ عالمِ کثیف سے عالمِ لطیف بناتا ہے، تاکہ بہشت دنیا اور آخرت کا سنگم ہو، جنت میں ہر وہ نعمت موجود ہے جو اہلِ جنت کو پسند ہو، اس بارے میں قرآنِ حکیم کی بہت سی آیاتِ کریمہ آپ کو معلومات فراہم کرسکتی ہیں۔

جمعۃ المبارک، ۱۸/ مارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۶

سورۂ بقرہ (۲:۱۱۷) اور سورۂ انعام (۶:۱۰۱) میں ارشاد ہے: بَدِيۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۔ اس کی تاویل ہے: آسمانوں اور زمین کو عالمِ شخصی میں منتقل کر کے اس میں کائناتی بہشت بنانے والا۔ کائناتی بہشت کا حوالہ آلِ عمران (۳:۱۳۳) اور سورۂ حدید (۵۷:۲۱)، تسخیرِ کائنات کا یہ سب سے عظیم معجزہ روحانی قیامت میں ہوتا ہے۔

کائنات کو لپیٹنے کا ذکر سورۂ انبیاء (۲۱:۱۰۴) میں ہے، گوہرِ عقل اور کتابِ مکنون کا سنگم گویا لپیٹی ہوئی کائنات ہے۔ یقیناً اس میں بہت سی مثالیں ہیں۔

جمعۃ المبارک، ۱۸/مارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۷

سورۂ مطففین (۸۳:۱۸-۲۸)، آپ ظاہری تراجم کو بھی ضرور پڑھیں۔

تاویلی مفہوم: یہ عِلِّيِّيۡنَ=عِلِّيُّوۡن مرتبۂ اَلۡعَلِيُّ الۡعَظِيۡمُ اور اس کے نور کے ظہورات و تجلّیات کی بہشت، معروف: حظیرۂ قدس ہے، یہ آسمان اور عرش بھی ہے، بہشتِ آدمؑ بھی، الغرض قرآن میں اس کے بہت سے نام ہیں، مگر حجاب میں۔ اَبرار کا نامۂ اعمال یہاں امامِ زمانؑ میں ہے، تاکہ کل بہشت میں حقیقی مومنین اور مومنات یہ دیکھ کر نہایت شادمان ہو جائیں کہ ہر نیک کام میں مولائے پاک ان کے ساتھ تشریف فرما تھا۔

قیامت کے دن، بہت سے لوگ اپنے رب کے پاک دیدار سے محروم ہو جائیں گے (۸۳:۱۵)۔

نوٹ: اَبرار: نیک لوگ، واحد بَرّ

سنیچر، ۱۹/مارچ ۲۰۰۵ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for united humanity

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:۸

سورۂ فتح کے اسرارِ باطن بڑے عجیب وغریب ہیں (۴۸: ۱)۔

تاویلی مفہوم: اے رسولِ محبوب ہم نے آپ کو روحانی قیامت = حربِ روحانی میں کُل کائناتی تسخیر وفتح عطا کر دی ہے۔ ہر روحانی قیامت میں اسی مبارک فتح کا تجدد ہوتے ہوئے آیا ہے۔

اسی سورہ (۴۸: ۲۰) میں یہ ارشاد ہے: وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً۔

تاویلی مفہوم: یہ بکثرت مالِ غنیمت یا اموالِ غنیمت کا وعدہ روحانی قیامت میں ہے، جبکہ بہشت دنیا اور آخرت کا سنگم ہے۔ یعنی دنیا کی نعمتیں لطیف ہو کر بہشت کی نعمتیں بن جاتی ہیں۔

سنیچر، ۱۹/ مارچ ۲۰۰۵ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:۹

اے عزیزانِ دل وجان! دورِ قیامت کے سلسلۂ معجزاتِ روحانی پر محکم یقین رکھنا! مولائے پاک کے بے پایان احسانات کی شکرگزاری گویا بہشت کی خوشحالی اور عیدِ سعید کی عبادت ہے۔

آپ کو علم وحکمت کی شادمانی کے ساتھ ساتھ یہ بھی جاننا ہے کہ جنت میں حوران وغلمان اور فرشتوں کا جنم نہیں ہوتا ہے، بلکہ خداوندِ تعالیٰ اپنی عنایتِ بے نہایت سے عالمِ ناسوت ہی میں جن کو چاہے فرشتے اور حوران وغلمان بناتا ہے۔ جیسے سورۂ واقعہ (۵۶: ۳۵-۳۷) میں حکیمانہ اشارہ ہے کہ خداوندِ تعالیٰ دنیا ہی کی خواتین میں سے بہشت کی حوریں = پری عورتیں بناتا ہے۔ پس یقیناً بہشت دنیا اور آخرت کا سنگم ہے۔

اور یہ بھی ایک روشن حقیقت ہے کہ اہلِ جنت دنیا ہی کے لوگ ہوتے ہیں، اور وہ اپنی تمام تر امیدیں اور آرزوئیں دنیا ہی سے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔

اتوار، ۲۰/مارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۱۰

سورۂ تین (۹۵: ۱-۸) ترجمۂ ظاہر کے بعد اساسی تاویل، کتابِ وجہِ دین میں پڑھ لیں۔ عقلِ کلّ، نفسِ کلّ، ناطق اور اساس، چار اصول کی مثال: حظیرۂ قدس میں موجود ہے، جبکہ گوہرِ عقل اور کتابِ مکنون کا سنگم عقلِ کلّ اور نفسِ کلّ کی مثال بھی ہے اور ناطق و اساس کی مثال بھی۔

اس پُرحکمت سورہ میں یہ تاویلِ باطن ہے کہ خداوند تعالیٰ نے روحانی قیامت کی سیڑھی پر آدم اور بنی آدم کو جس احسن طریق سے پیدا کیا ہے وہ یقیناً بے مثال ہے، کیونکہ اس طریقِ تخلیق میں حکمتوں کی گُوناگونی ہے۔ اللہ اَلْوَاحِدُ الْقَھَّار نے روحانی قیامت کے ذریعے سے آدم و بنی آدم کو ایک ساتھ پیدا کیا تھا (۷: ۱۱)۔

پیر، ۲۱/مارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۱۱

سورۂ بقرہ (۲: ۲۴۵) کے مطابق اللہ تعالیٰ القابض بھی ہے اور الباسط بھی ہے۔ یعنی وہ قادرِ مطلق کائنات کو جب چاہے لپیٹ لیتا ہے، اور جب چاہے پھیلا دیتا ہے۔ یہ حظیرۂ قدس میں مشاہدۂ باطن کا معجزہ ہے، اس کی مثال گوہرِ عقل اور کتابِ مکنون ہے۔

خداوندِ تعالیٰ نے گوہرِ عقل اور کتابِ مکنون میں ظاہری اور باطنی تمام مثالیں جمع کر دی ہیں۔ خدا

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اَلْوَاحِدُ الْقَهَّار عالمِ شخصی کو کائنات میں پھیلا دیتا ہے اور کائنات کو عالمِ شخصی میں لپیٹتا ہے، اسی طرح وہ کائناتی بہشت کو بناتا ہے جو دنیا و آخرت کا سنگم ہے، جس میں بے شمار حکمتیں ہیں۔

پیر، ۲۱ / مارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط: ۱۲

عزیزانِ علمی و روحی! یہ اصولی حکمت آپ سب کو خوب یاد رہے آمین! کہ قانونِ تجدّد ظاہر میں بھی ہے اور باطن میں بھی۔

حضرت مولانا امام سلطان محمد شاہ اعظم الائمہ صلوات اللہ علیہ نے آیۂ مصباح: "اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" (۳۵:۲۴) کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔ آپؑ ہی کی باطنی اور نورانی ہدایت سے معلوم ہوا کہ اس آیۂ کریمہ کی زندہ نورانی تاویل حظیرۂ قدس کی تجلّیات میں موجود ہے۔ چنانچہ: طاقِ مقدّس = دہانِ قلبِ مبارکِ امامِ زمانؑ ہے، چراغِ روشن = اسمِ اعظمِ نورِ مجرّد، فانوس = اسمِ اعظمِ لفظی۔ کوکب کا گوہر کی طرح چمکنا = گوہرِ عقل اور کتابِ مکنون کے ظہورات و تجلّیات ہیں جن کی الہامی تاویل نورِ اعظم کی طرف سے ہوتی رہتی ہے، درختِ زیتون = نفسِ کلّی، لَاشَرْقِیَّةٍ وَّلَاغَرْبِیَّةٍ = مرتبۂ لامکانی۔

نوٹ: اَعْظَمُ الْاَئِمَّه = لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ (۹۷:۳)۔ ملاحظہ ہو کتابِ وجہِ دین ص ۳۲۰۔

بدھ، ۲۳ / مارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط: ۱۳

سورۂ احقاف (۴۶:۱۵) یہ آیتِ بابرکت و پُرحکمت آنحضرتؐ کی شان میں نازل ہوئی ہے،

بحوالۂ کتابِ سرائر، ص ۲۱۷۔

اس کے ساتھ ساتھ یہاں دورِ قیامت کی ایک عظیم تاویل بھی ہے، وہ یہ ہے کہ جب حضرت مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ چالیس سال کو پہنچ گئے تو ان کے نورِ امامت پر خداوندِ قیامت کا نورِ اعظم طلوع ہوگیا، جس کے فیوضات و برکات سے روحانی سائنس اور مادّی سائنس کی انقلابی ترقی ہوئی، اسی وجہ سے ہم سنگم کی بات کرتے ہیں۔

گوہرِ عقل اور کتابِ مکنون کی جامع الجوامع مثال میں روحانی سائنس اور مادّی سائنس کا دائمی سنگم ہے۔

ڈالاس، جمعۃ المبارک، ۲۵ رمارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط: ۱۴

سورۂ اعراف (۷:۱۸۷) میں جس طرح روحانی قیامت کا ذکر آیا ہے، اس کی تاویلی حکمت بڑی عجیب و غریب ہے، البتہ اس میں خوب سوچ کر سمجھنے کی سخت ضرورت ہے کہ قیامت حضرتِ قائم علینا سلامہٗ کا وہ نورِ اعظم ہے جس کا حاملِ نفسِ کلّی ہے، جس کی گرفت میں کلّ کائنات محفوظ ہے۔

آپ جانتے ہونگے نفسِ کلّی کرسی بھی ہے، لوحِ محفوظ بھی ہے، حضرتِ قائمؑ کا نورِ اعظم بھی ہے، روحانی قیامت کا سرچشمہ اور دونوں سائنسوں کا سنگم بھی ہے، آپ آیت الکرسی کو تاویلی حکمت کے ساتھ پڑھیں، نیز کتاب زاد المسافرین میں نفسِ کلّی سے متعلق پُرحکمت بیان کو پڑھیں۔

ڈالاس، روزِ شنبہ، ۲۶ رمارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۱۵

سورۂ حدید (۲۵:۵۷) وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۔
ترجمہ: اور ہم نے لوہے کو نازل کیا جس میں شدید جنگ ہے اور لوگوں کیلئے منافع ہیں۔

حدید ظاہراً لوہا ہے، باطناً نورِ حضرتِ قائمؑ ہے، جس میں قیامت کی شدید روحانی جنگ ہے اور لوگوں کیلئے بہت سے روحانی فائدے ہیں یعنی قائم شناس لوگوں کیلئے علم و معرفت کے عظیم فائدے ہیں۔

ذوالقرنین نے کہا: آتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ ۔
تاویل: مجھے حضرتِ قائمؑ کے اسمِ اعظم سے قوت پہنچا دو (۹۶:۱۸)۔

ڈالاس، روزِ یک شنبہ، ۲۷ رمارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۱۶

سورۂ حدید (۲۵:۵۷):
ترجمہ: یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی دلیلوں کے ساتھ بھیجا ہے اور ہم نے ان کے ساتھ ہی کتاب (امام) اور میزان (تاویل) نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے لوہے کو نازل کیا (ظاہراً لوہے کی روح باطناً نورِ قائم) تاکہ اللہ ظاہر کردے کہ کون اس کی اور اس کے رسولوں کی بغیر دیکھے مدد کرتا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ طاقت والا زبردست ہے۔

لوہے کے نزول سے معلوم ہوا کہ تمام معدنیات کی روح نازل ہوتی ہے، کیونکہ خزائنِ الٰہی (۲۱:۱۵) میں ہر چیز کی روح موجود ہے۔

ڈالاس، روزِ یک شنبہ، ۲۷ رمارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:۱۷

سورۂ سبا (۳۴: ۱۰-۱۱) میں ارشاد ہے: وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۙ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۔

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی عطا کی (اور حکم دیا کہ) اے پہاڑو! اور اے پرندو! اس کے ساتھ تسبیح پڑھو اور ہم نے اس کیلئے لوہے کو نرم کر دیا، کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور کڑیاں جوڑنے میں اندازہ کرو اور نیک کام کرتے رہو یقیناً جو کچھ تم کرتے ہو میں اسے خوب دیکھنے والا ہوں۔

تاویلی مفہوم: حضرت داؤدؑ کے یہ معجزات خداوندِ روحانی قیامت کی طرف سے تھے، پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح خوانی بحالتِ عالمِ ذرّ صورِ اسرافیل میں ہے، لوہا نورِ قائم اور علمِ قائم ہے جو سخت مشکل ہے، جس کو خداوندِ قیامت نے حضرتِ داؤدؑ کیلئے آسان کر دیا تھا۔

ڈالاس، دوشنبہ، ۲۸ / مارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:۱۸

حضرتِ قائمؑ کے فضل و کرم سے اس بندۂ ناچیز کو گوہرِ عقل اور کتابِ مکنون کا مقدس مشاہدہ نصیب ہوا ہے، جس میں ہر دو سائنس کے تمام اشارے موجود ہیں، ان شاء اللہ یہ حقیقت ان چھوٹے چھوٹے مقالوں میں آپ پر روشن ہو جائے گی۔

جب حضرتِ قائمؑ اپنے کسی مومن پر روحانی قیامت برپا کر کے اسرافیلی اور عزرائیلی منزل

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

کی سخت ریاضت کراتا ہے تو اس وقت یقیناً روحِ مومن کو نہ صرف ساری کائنات میں نشر کرتا ہے، بلکہ حدودِ کائنات سے بھی باہر بسیط کر دیتا ہے، پھر جوہرِ کائنات سمیت واپس بدن میں ڈال دیتا ہے۔

سورۂ نازعات (۷۹: ۱-۵) کے ظاہر و باطن کو غور سے پڑھ لیں، یہاں "روحانی قیامت میں" قبضِ روح کا تفصیلی بیان موجود ہے کہ کس طرح روح اور مادّۂ کائنات کا سنگم ہوتا ہے اور روح کو کہاں کہاں پھیلائی جاتی ہے اور کیوں؟ مگر یاد رہے کہ ان آیات کا ظاہری ترجمہ کافی نہیں۔

سابقات = روح کو کائنات سے باہر لے جانے والے فرشتے، مدبّرات = روح کے حشر و نشر کے عمل کو دہرانے والے فرشتے۔

یہ حکمت بھی یاد رہے کہ آپ اور ہم انسانِ صغیر ہیں اور کائنات انسانِ کبیر، پھر بھی ہمارے اور اس کے درمیان دو سنگم ہیں، ایک جسمانی اور ایک روحانی۔

ڈالاس، دوشنبہ، ۲۸ ؍مارچ ۲۰۰۵ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۱۹

سورۂ فاطر (۳۵: ۴۱) کا پُر حکمت ارشاد ہے: اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۔

یقیناً اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ وہ دونوں اپنے مقام سے ہٹ نہ جائیں اور اگر وہ دونوں ہٹ گئے تو اس (اَلْوَاحِدُ الْقَهَّار) کے سوا کوئی بھی انھیں روک نہیں سکتا یقیناً وہ بہت بُردبار بخشنے والا ہے۔

تاویلی مفہوم: روحانی قیامت میں اَلْوَاحِدُ الْقَھَّار کائناتِ ظاہر کو لپیٹ کر کائناتِ باطن کو پیدا کرتا ہے، جو بالکل کائناتِ ظاہر ہی کی طرح ہوتی ہے، مگر لطیف و روحانی ہے، جس میں دنیا کے سب لوگ موجود ہیں۔

کائناتِ ظاہر کو لپیٹنے کا قرآنی حوالہ: سورۂ انبیاء (۲۱: ۱۰۴)، سورۂ زمر (۳۹: ۶۷)۔

ڈالاس، دوشنبہ، ۲۸ رمارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۲۰

سورۂ تغابن (۶۴: ۸) میں ارشاد ہے: فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔

ترجمہ: پس تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس نور پر ایمان لاؤ جس کو ہم نے نازل کیا اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔

اس آیۂ شریفہ میں اللہ اور اس کے رسول اور نورِ منزل پر ایمان لانے کا حکم ہے، نورِ منزل سے حضرت مولانا علیؑ بصورتِ ظہورات و تجلّیات مراد ہے۔

قرآنِ حکیم میں جتنی آیاتِ نور ہیں ان سب کے ساتھ یہ آیۂ کریمہ مربوط ہے۔

ڈالاس، سہ شنبہ، ۲۹ رمارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۲۱

خداوندِ قیامتؑ کے فضل و کرم سے زمانۂ یارقند میں جو معجزات ہوئے تھے ان کا ذکرِ جمیل بار بار ہونا چاہیئے، تا کہ تحدیثِ نعمت کی شکرگزاری ہو، وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہنا (۹۳:۱۱)۔

یقیناً ان تمام معجزات کی نورانی تاویل میں سنگم ہی سنگم ہے، جیسے تجلّیٔ معکوس کا معجزہ ہے (۳۶:۶۸) یعنی جو نیک بخت نفوس حضرتِ قائمؑ میں فنا ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے زندہ ہو جاتے ہیں، ان کی ابدی بہشت میں دنیا بھی اور آخرت بھی ہوگی، کیونکہ کائناتی بہشت دنیا اور آخرت کا سنگم ہے۔

ڈالاس، سہ شنبہ، ۲۹ رمارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۲۲

سورۂ انعام (۶:۷۳): وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ۔

ترجمہ: وہی تو وہ (خدا ہے) جس نے ٹھیک ٹھیک بہتیرے آسمان وزمین پیدا کئے، اور جس دن (کسی چیز کو) کہتا ہے کہ ہو جا تو (فوراً) ہو جاتی ہے، اس کا قول سچا ہے، اور جس دن صور پھونکا جائے گا (اس دن) خاص اسی کی بادشاہت ہوگی (وہی) غائب وحاضر (سب) کا جاننے والا ہے اور وہی دانا واقف کار ہے۔

تاویلی مفہوم: اَلْوَاحِدُ الْقَهَّارُ نے آسمانوں اور زمین یعنی عالمِ ظاہر کو ہمیشہ کیلئے پیدا کیا ہے، جب ایک روحانی قیامت مکمل ہو جاتی ہے تو حضرتِ قائمؑ عالمِ ظاہر کو کُن (ہو جا) فرماتا ہے، جس سے عالمِ ظاہر اپنی تمام چیزوں کے ساتھ عالمِ شخصی میں تبدیل ہو جاتا ہے، جیسا کہ سورۂ ابراہیم (۱۴:۴۸) میں ارشاد ہے۔

اور جہاں کائنات کو لپیٹنے کا باطنی معجزہ ہے، وہ بطورِ اشارت اور علامت ہے کہ ظاہری کائنات عالمِ شخصی میں منتقل ہو چکی ہے اور اب عالمِ شخصی کائناتی بہشت ہے۔

ڈالاس، سہ شنبہ، ۲۹ رمارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط: ۲۳

سورۂ مریم (۱۹) کے آغاز میں کٓ۔ ھ۔ ی۔ ع۔ صٓ کے حروفِ مقطّعات ہیں، جن میں پانچ اسمِ اکبر مخفی ہیں، تاہم اَلۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ سب سے بلند ترین ہے، اس کو عشاق حضرتِ اسمِ اعظم کہتے ہیں، کیونکہ حضرتِ زکریاؑ نورانی وقت میں حضرتِ اسمِ اعظم کی خصوصی عبادت کرتا تھا، جس نے عالمِ شخصی کے مرتبۂ عقل پر یحییٰؑ کے نام سے نورانی جنم لیا۔

اسمِ اعظم کے ظہورات و تجلّیات گوناگون ہیں، حضرتِ اسمِ اعظم کی ایک تجلّی شیر کی صورت میں بھی دیکھی گئی ہے، قرآنِ حکیم جس خدا کو اَلۡحَیّ کہتا ہے اسی کو عشاق حضرتِ اسمِ اعظم مانتے ہیں، کیونکہ خدا خود اپنا اسمِ اعظم اور اسمِ ذات ہے۔

ڈالاس، یوم الاربعۃ، ۳۰ رمارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط: ۲۴

خداوندِ روحانی قیامت کے فضل و کرم سے "سنگم" کے مضمون کے تحت کئی اَسرار کا انکشاف ہوا ہے اور مزید انکشاف ہو رہا ہے، الحمد للہ، ہر نبی اور ہر امام عالمِ ناسوت اور عالمِ ملکوت کا سنگم ہے، اسمِ اعظمِ نورانی اور اسمِ اعظمِ لفظی کا سنگم ہے، حظیرۂ قدس میں مشرق اور مغرب کا سنگم ہے اور شمس و قمر کا بھی، گوہرِ عقل اور کتابِ مکنون کا بھی، آسمان و زمین کا بھی۔

آپ چار بجے کی نورانی عبادت خواب اور بیداری کے سنگم پر کرنے کی عادت بنالیں۔

بدھ، ۳۰ مارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۲۵

جب قلم لیتا ہوں آتا ہے تجلّی بن کے وہ

انسان روحِ مستقر سے بہشت میں ہے، اور روحِ مستودَع سے دنیا میں ہے۔ لہٰذا ہر مومن اور مومنہ کے دو روحانی سنگم ہیں، ایک بہشت میں اور دوسرا سنگم دنیا میں، یہ خداوندِ تعالیٰ کی بے پایان رحمت کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے۔

نفوسِ خانۂ حکمت کی تعریف میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ بظاہر میرا قول ہے، مگر اس کی حقیقت اور حکمت مولائے مہربان کی طرف سے ہے۔

امرِ کُن (ہوجا) کے عالمِ امکان میں ہر ممکن چیز ہے، عالمِ ذرّ میں، قلمِ اعلیٰ میں، لوحِ محفوظ میں، حظیرۂ قدس میں، امامِ مُبین میں، قرآنِ حکیم میں، عالمِ شخصی میں، عالمِ اکبر میں۔ یہ دراصل حضرتِ قائمؑ کی تجلّیات ہیں۔

نوٹ: آج ڈالاس سے واپس آکر تمام عزیزان کو مشورہ دیتا ہوں کہ حضرتِ اسمِ اعظم کے معجزات کو بڑی عمدگی سے ریکارڈ کریں۔

جمعرات، ۳۱ مارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۲۶

عالمِ دین میں معلم اور متعلم (استاد و شاگرد) کا سنگم ہے اور حدودِ دین میں بھی یہی سلسلہ ہے۔

بُود زنجیر با زنجیر پیوند
سرِ زنجیر در دستِ خداوند

مفہوم: حدودِ دین کو حلقہ درحلقہ زنجیر کی طرح سمجھو، اس زنجیر کا بالائی اور آخری سرا خداوندِ قیامت کے دستِ مبارک میں ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ۔

کتابِ وجہِ دین، ص ۲۵۵، بحوالۂ آیۃ الکرسی، اسمِ اعظم کی یہ تسبیح زبردست ہے۔ یہ گنجِ مخفی ہے، اس سے فائدہ حاصل کریں۔

جمعرات، ۳۱ مارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:۲۷

اگرچہ عالمِ نباتات کی ہر چیز کا براہِ راست نادیدنی (Invisible) سنگم سورج کے ساتھ یقینی ہے، لیکن اس دنیا میں گُلِ آفتاب (سورج مکھی) وہ بڑا عجیب وغریب پھول ہے جو سورج کے ساتھ نمایاں سنگم بنا کر سب کو ورطۂ حیرت میں ڈالتا ہے، یقیناً اس کی الگ الگ توجیہات ہو سکتی ہیں تاہم میرے نزدیک اس میں عاشقانِ نورِ الٰہی کی بڑی خوبصورت مثال ہے کہ نور کا بابرکت عشق جس دل میں ہو وہ خوش نصیب دل ہر وقت آفتابِ نور کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ چنانچہ میرے ایک بروشسکی شعر کا یہ مفہوم ہے: اے محبوبِ جان! تو آفتابِ نور ہے، میرا دل تیرے عشق کا یقیناً گُلِ آفتاب ہے، لہٰذا تیری تشریفِ مبارک جہاں بھی ہو، وہیں میرا دل اپنی طرف پھیر کر سیدھا رکھنا۔

جمعۃ المبارک، یکم اپریل ۲۰۰۵ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a United humanity

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۲۸

آیۂ مصباح (۳۵:۲۴) کے کئی اسرار ہیں۔ اگر خداوندِ روحانی قیامت کی نورانی تائید نصیب ہوئی تو کوئی خاص تاویلی حکمت بیان ہوسکتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ عالم دو ہیں: عالمِ جسمانی اور عالمِ دین، پس آسمان اور زمین جسمانی بھی ہیں، اور روحانی = دینی بھی ہیں۔

چنانچہ حقیقت یہی ہے کہ اللہ معبودِ برحق عَزَّ اِسْمُهٗ عالمِ دین کے سات آسمانوں اور سات زمینوں (۶۵:۱۲) کا نور ہے۔ اور وہ یہ ہیں: آسمانِ اوّل: آدمؑ، دوم: نوحؑ، سوم: ابراھیمؑ، چہارم: موسیٰؑ، پنجم: عیسیٰؑ، ششم: محمدؐ، ہفتم: حضرتِ قائمؑ۔

پس ہر صاحبِ دور دینی آسمان اور اس کا حجتِ اعظم زمین ہے، اسی طرح حضرتِ قائمؑ دین کا آسمانِ ہفتم اور حجتِ اعظم اس کی زمین ہے۔ اب حقیقت بفضلِ مولا نکھر کر سامنے آگئی کہ معبودِ برحق عالمِ دین کے سات آسمانوں اور سات زمینوں (۶۵:۱۲) کا نورِ عقل و جان ہے، الحمدللہ۔

جمعۃ المبارک، یکم اپریل ۲۰۰۵ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
knowledge for a united humanity

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۲۹

یہی سنتِ الٰہی ازل سے جاری و ساری ہے کہ آسمانی کتاب اور نورِ امامت کا سنگم ہے۔ سورۂ ھود (۱۱:۱۷) کے ارشاد میں غور سے دیکھیں کہ حضرتِ موسیٰؑ کی کتاب سے نورِ امامت مراد ہے، اگر خدا کے نزدیک لفظِ "امام" تورات کے لئے ہوتا تو وہ پاک علیم و حکیم حضرتِ ابراھیم خلیلؑ کو امام نہ بناتا بلکہ کسی خاموش کتاب ہی کو امام بناتا، مگر اس کریمِ کارساز نے ابراھیمؑ ہی کو لوگوں کا

امام بنا کر آسمانی کتاب کا زندہ نور بھی اسی کے نور میں رکھا اور اس حقیقت میں صاحبانِ عقل کیلئے کوئی شک ہی نہیں کہ ہر زمانے میں امامِ برحق وہی ہوتا ہے جس کے پاک نور میں آسمانی کتاب کا نور بھی ہوتا ہے تاکہ وہ کتابِ سماوی کا مؤوّل اور ترجمان ہو۔

سنیچر، ۲/۱اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۳۰

سورۂ حدید (۵۷: ۲۶) کا ارشاد ہے: وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ ۔

ترجمہ: ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو بھیجا اور ان دونوں کی نسل میں نبوّت اور کتاب رکھ دی۔
حکمت: کتاب سے نورِ امامت مراد ہے، جس میں لازماً آسمانی کتاب کا نور بھی ہوتا ہے اسی لئے امام کا نام قرآن میں "الکتاب" بھی ہے۔ جبکہ امام کتابِ ناطق = قرآنِ ناطق ہے، امامِ عالیمقامؑ اور کتابِ سماوی کا سنگم تمام لوگوں کیلئے وسیلۂ نجات اور ذریعۂ رحمت ہے۔

اب میں آپ کو اس آیۂ شریفہ کا حوالہ بتاؤں گا جس میں یہ حکمت ہے کہ تمام انبیاء علیہم السّلام کے ساتھ نورِ امامت موجود تھا وہ بابرکت اِرشاد، سورۂ بقرہ (۲: ۲۱۳) ہے جس میں اگرچہ کئی حکمتیں ہیں لیکن ہم یہاں صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ خدا نے اپنے تمام پیغمبروں کے ساتھ نورِ امامت کو نازل کیا، جس کا نام اس آیت میں "الکتاب" ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَنِّهٖ وَاِحْسَانِهٖ۔

سنیچر، ۲/۱اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۳۱

انبیائے قرآن کا تمام قصہ دراصل روحانی قیامت ہی کا قصہ ہے، امامِ زمانؑ کے باطنی معجزات کا دروازہ "بابِ حطّہ" کہلاتا ہے (۵۸:۲)، یہ حضرتِ اسمِ اعظم کے پاک نور و نورانیّت کا دروازہ ہے، یہاں سے اسرافیل اور عزرائیل کے سنگم کا آغاز ہوتا ہے۔ اور نفوسِ خلائق کا حشر و نشر عالمِ ذرّ کی صورت میں لگاتار ہوتا رہتا ہے، انتہائی عجیب معجزہ ہے کہ عالمِ ذرّ اور ناقور کا سنگم ہوتا ہے اور عالمِ ذرّ کی ہر ہر چیز صورِ اسرافیل کے ساتھ ہمنوا ہو کر ذاتِ سبحان کی تعریف میں ناقوری تسبیح کرتی ہے (۱۷:۴۴)۔

آیۂ مصباح اور آیۂ سراجِ منیر کا سنگم ہے اور یہی نور مومنین و مومنات کا بھی ہے (تین مقام)۔

اتوار، ۳/اپریل ۲۰۰۵ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۳۲

اگر آپ حضرتِ اسمِ اعظم اور نورِ اقدم کے عاشقِ صادق ہیں، اور جیتے جی اس ذاتِ عالی صفات میں فنا ہو کر روحانی قیامت کے عظیم ظہورات و معجزات کو دیکھنا چاہتے ہیں، تو حقیقی اطاعت سے یہ سعادتِ عظمیٰ حاصل ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ ذکر ہوا، سب سے پہلے اسرافیل اور عزرائیل کا سنگم معجزہ ہوگا، یعنی آپ کی روحانی قیامت برپا ہوگی، اور عالمِ ذرّ آپ کے عالمِ شخصی میں داخل ہوگا اب آپ کی روح کا حشر و نشر کائنات بھر میں لگاتار اور بڑی سُرعت سے ہوگا۔ اس میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ روحانی قیامت کے اَسرار بے پایان ہیں، ان کا علم صرف خداوندِ قیامت کے پاس ہے۔

اتوار، ۳/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۳۳

عالمِ ذرّ کا ظہور خزائنِ الٰہی (۲۱:۱۵) سے ہوتا ہے، عالمِ ذرّ میں روح اور مادّہ کا سنگم ہے، یعنی اس میں ذرّۂ روح بھی ہے اور ذرّۂ مادّہ بھی ہے۔ یقیناً عالمِ ذرّ میں ہر معدنی چیز کی روح ہے۔ چنانچہ پتھر اور لوہے کی روح ہے، جیسا کہ خزائنِ الٰہی (۲۱:۱۵) کا بیان ہے کہ ہر چیز کی ضرورت کے خزانے خدا کے پاس ہیں، صاحبانِ عقل جانتے ہیں کہ حضرتِ ربِّ تعالیٰ کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا خزانہ کلمۂ امر (کُنۡ = ہو جا) ہے۔

کلمۂ امر کی تفسیر سورۂ یٰس (۳۶:۸۲) میں ہے۔ یعنی ارادۂ الٰہی میں کلمۂ کُن (ہو جا) کی حکمت موجود ہے۔ پس خدا کا کوئی ایسا کام نہیں جو پہلے ہی سے کیا گیا نہ ہو، کیونکہ خدا کی ذاتِ پاک اور اس کی ہر صفت قدیم ہے۔ اسی طرح اس کا فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ (۱۱:۱۰۷) ہونا قدیم ہے۔

پیر، ۴/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۳۴

جب مومنِ سالک کی روحانی قیامت برپا ہو جاتی ہے اور اس کی روح کا حشر و نشر ہوتا ہے، تو حشر میں کائنات بھر سے ذرّاتِ روح آتے ہیں، آسمان، زمین، سمندر، پہاڑ وغیرہ سے۔ اور اسی طرح نشر میں روح کے بے شمار ذرّات کائنات اور اس کے چھوٹے بڑے اجزاء میں پھیل جاتے ہیں، گویا آسمانی طبیب سالک کی روح اور کائنات کو حکمت اور وحدت کی کھرل میں پیس پیس کر یکجان کر دیتا ہے، اور اس میں علم و حکمت کے عجیب و غریب اَسرار پوشیدہ ہیں۔

بنی اسرائیل (۱۷:۵۰) میں ہے: قُلۡ كُونُوا حِجَارَةً أَوۡ حَدِيدًا = ان سے کہو: ''تم پتھر یا لوہا ہو جاؤ'' یہ خدا اور رسول کا امرِ امکان ہے، اس سے معلوم ہوا کہ خزائنِ الٰہی میں سے ایک خزانہ

انسان ہے، جس سے بہت سی چیزیں بحکمِ خدا نازل ہوتی ہیں، یعنی ہر قسم کی معدنی روح عالمِ انسانیت کے خزانے سے نازل ہوتی ہے۔ آپ نے دیکھا کہ روحانی سائنس اور سنگم کی حکمت کیسی عجیب وغریب ہے!

پیر، ۴ر اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط: ۳۵

سورۂ لقمان (۳۱: ۱۶) میں غور سے دیکھنا ہوگا، کہ آسمان اور زمین کے اجزاء اور ذرّات روح سے خالی نہیں ہیں، لہٰذا جب بھی کوئی روحانی قیامت قائم ہوتی ہے تو مومنِ سالک کے ساتھ ساتھ ذرّاتِ کائنات کا بھی حشر ونشر ہوتا ہے۔

سورۂ زمر (۳۹: ۶۸) میں دیکھیں: کہ مومنِ سالک کی روحانی قیامت جملہ کائنات کے ساتھ سنگم قیامت ہے، پس اگر ماہرینِ فلکیات کو پچھلے تیس سالوں میں کچھ جدید ستارے نظر آئے ہیں تو خداوند تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس روحانی قیامت کا ان سے کوئی تعلق ہے یا نہیں؟

Knowledge for a united humanity

پیر، ۴ر اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط: ۳۶

سورۂ حجر (۱۵: ۲۱) میں اسرارِ حکمت ومعرفت سے لبریز ارشاد ہے: وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۔

تاویلی مفہوم: کائنات وموجودات کی کوئی چیز ایسی نہیں جس کی حاجت وضرورت کے خزانے ہمارے پاس موجود نہ ہوں (یعنی حدودِ روحانی اور جسمانی)۔ خدا کی عِندیت وقربت کا

شرف حدودِ روحانی وجسمانی ہی کو حاصل ہے، لہٰذا خزائنِ الٰہی یہی ہیں۔ جن کے درجات بلند ہیں، اور انہی سے کائناتِ ظاہر اور عالمِ انسانیت کو ضرورت کی چیزیں نازل ہوتی رہتی ہیں۔

اس آیۂ شریفہ کے آخر میں لفظِ ''معلوم'' آیا ہے اور یہی روحانی سائنس اور مادّی سائنس کا سنگم ہے۔

منگل، ۵/اپریل ۲۰۰۵ء

قسط:۳۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ معبودِ برحق اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم کی کرسی کے بارے میں ارشاد ہے: وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (۲:۲۵۵) اس کی کرسی (نفسِ کلّی) نے آسمانوں اور زمین کو گھیر لیا ہے۔

آسمان زمین کی کوئی چیز یک لخت نہیں، بلکہ ہر چیز ذرّات در ذرّات ہے، یہاں تک کہ ذرّۂ روح اور ذرّۂ مادّہ کا سنگم ہے، یعنی مادّہ کا انتہائی چھوٹا ذرّہ بھی روح کے بغیر نہیں، جبکہ نفسِ کلّی کے نورانی سمندر میں ساری کائنات مستغرق ہے۔

پس کائنات، اجزائے کائنات اور ذرّاتِ عالم کے آر پار نفسِ کلّی کا نور محیط ہے۔ نفسِ کلّ = لوحِ محفوظ، بحرِ نور اور عظیم فرشتہ ہے۔

اگر آپ کو نفسِ کلّ کے بارے میں جاننا ہے، تو حکیم پیر ناصرِ خسروؒ کی شہرۂ آفاق کتاب زادُالمسافرین کا مطالعہ کریں۔

منگل، ۵/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۳۸

سورۂ بقرہ (۲۵۵:۲) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۔

ترجمہ: معبودِ برحق ہی وہ ذاتِ پاک ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندۂ جاویدِ ازل و ابد ہے، اور سرچشمۂ حیاتِ ابدی بھی وہی ہے، وہ بذاتِ پاک خود قائم و دائم ہے، اور جہان و اہلِ جہان کا قیام بھی اسی سے ہے۔ اس کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ = جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے۔

بدھ، ۶/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۳۹

مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ = (۲۵۵:۲) جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے، اس سے بھی وہ واقف ہے اور اس کے علمِ بے پایان میں سے کوئی چیز ان کی گرفتِ ادراک میں نہیں آسکتی اِلَّا یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دینا چاہے۔ اس کی کرسی (نفسِ کلّی) آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے جس کا ذکر ہو چکا، اور ان کی حفاظت اس کیلئے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے۔ بس وہی اَلْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (بلند ترین اور بزرگ ترین) ہے۔

بدھ، ۶/اپریل ۲۰۰۵ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۴۰

اگر انسان راہِ حق پر چلتا ہے، تو اس کے واسطے فرشتوں کا سنگم ہے: (۴۱: ۳۰) اگر وہ راہِ باطل پر چلتا ہے، تو اس کیلئے جانوروں کا سنگم ہے: (۲۵: ۴۴)۔ جب انسان عالمِ ذرّ میں تھا تو اس وقت وہاں ہر چیز کا سنگم تھا، اور یہ خداوند تعالیٰ کی بڑی عجیب وغریب حکمت ہے کہ ہم سب عالمِ ذرّ سے آئے ہیں۔ لیکن اکثر لوگوں کو یہ راز معلوم نہیں ہے۔ روحانی قیامت کے آغاز میں حضرتِ اسرافیلؑ کی دعوت پر بے شمار لشکرِ یاجوج و ماجوج مومنِ سالک کے عالمِ شخصی میں داخل ہونے لگتے ہیں (۱۸: ۹۴) نیز (۲۱: ۹۶) پس یہی محیر العقول معجزہ عالمِ ذرّ اور یاجوج و ماجوج کا سنگم ہے۔ سبحان اللہ!

جمعرات، ۷ / اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۴۱

خداوندِ قیامت کے اس کمترین غلام نے آج صبح تقریباً چھ بجے مقالہ ۴۰ کی تکمیل ہی کے ساتھ صوفہ پر ایک خفیف ولطیف نیند میں یہ خواب دیکھا، غالباً شمالی علاقہ جات کے کسی مقام پر چند معزز حضرات تھے، ان میں سے جناب (ر) برگیڈیر حسام اللہ بیگ صاحب ابنِ قدرت اللہ بیگ صاحب (مرحوم) کی صاف صاف شناخت ہوتی ہے، قریب ہی میں کچھ لوگ زور زور سے باتیں کرتے ہوتے ہیں، یہ بندۂ درویش بڑی عاجزی سے بار بار کہتا ہے: میں آپ سے قربان! میرا مشورہ سن لو! کوکب درّی بابِ اوّل میں روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰؑ کی شان میں تین سو آیاتِ کریمہ نازل ہوئی ہیں، آپ ان سب کو خوش خطی لکھا کر نمایاں کریں۔ اس کے بعد بیدار ہو کر دیکھتا ہوں کہ صوفہ ہی پر ہوں۔ پس میں نے اس خواب سے کچھ تاویلات اخذ کرلیں۔ الحمد للہ۔

جمعرات، ۷ / اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۴۲

قرآن و حدیث کے حکیمانہ اندازِ بیان کا نام جوامع الکلم ہے، آپ کو ضروری طور پر اس کا مطلب سمجھنا ہے، اعنی قرآنِ حکیم کی حکمت اور احادیثِ صحیحہ کی حکمت بالکل ایک جیسی ہے، جس کی اصل وجہ یہ ہے کہ حدیث کے باطن میں اللہ تعالیٰ کی وحی پوشیدہ ہے۔

اب اس بیان کے بعد، دعائے نور کو لیں، یہ پاک دعا اگرچہ رسولِ اکرمؐ کی زبانِ مبارک سے ہے، لیکن حقیقت میں یہ خدا ہی کا کلام ہے۔

اس پُرحکمت دعا کے سولہ اجزاء اور سولہ سنگم ہیں۔ اور سولہ قسم کی بنیادی بیماریوں کے لئے اس میں شفاء ہے۔ اس دعائے پاک میں یہ اشارہ بھی ہے کہ رسولِ کریمؐ میں عالمِ ذرّ تھا۔

لندن، اتوار، ۱۰/اپریل ۲۰۰۵ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۴۳

دعائے نور کا ترجمہ: بحوالہ کتاب العلاج ص ۱۸۶: یا اللہ! میرے لئے میرے دل میں ایک نور مقرر کر دے، اور میرے کان، آنکھ، اور زبان میں بھی نور بنا دے، میرے بال، کھال، گوشت، خون، ہڈیوں، اور رگوں میں بھی نور بنا دے، اور میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے بھی نور مقرر فرما!

یہ دعا شروع ہی سے بہت ضروری رہی ہے، اور اب اس کی بیحد ضرورت ہے۔ آپ کو احساس ہو!

یہ وہی پاک نور ہے جس کا ذکرِ جمیل قرآنِ حکیم میں بار بار آیا ہے، یہ نورِ امامت، نورِ ہدایت اور

نورِ قیامت ہے۔

ان شاءاللہ ہم آپ کو دعائے نور کی کچھ تاویل آئندہ مقالے میں بیان کریں گے۔

لندن، پیر، ۱۱/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۴۴

دعائے نور کی تاویلی حکمت: یہ پاک و پاکیزہ دعا، ارشادِ قرآنی ہی کی طرح باطنی اَسرار سے لبریز ہے۔ اگر اس دعا کی تفصیل اور تمام اجزاء کے بیان میں ضروری حکمت نہ ہوتی تو صرف دل ہی کیلئے ایک نور کی درخواست کافی ہوتی جبکہ دل پورا جسم اور تمام اعضا کا مرکز ہے۔ ظاہر ہے کہ اس پُرحکمت دعا کے جیسے تفصیلی اجزاء ہیں، ان سب میں ضروری حکمت پوشیدہ ہے۔

اس بابرکت دعا میں جو نور مطلوب ہے، وہ نورِ امامت، نورِ ہدایت، نورِ قیامت، نورِ ''شفاء'' اور نورِ تجلّی ہے۔

آپ خدا کے دوستوں میں سے ہیں، لہٰذا آپ خزائنِ الٰہی (۱۵:۲۱) میں سے ہیں، آپ میں عالمِ ذر موجود ہے، آپ کے بالوں میں نباتات کی روح ہے، آپ کی ہڈیوں میں معدنیات کی روح ہے، یعنی آپ کے عالمِ ذر میں کائنات کی ہر ہر ضروری چیز موجود ہے۔

لندن، منگل، ۱۲/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۴۵

اس بندۂ درویش کو خواب یا خیال میں ایسا اشارہ ہوا جیسا کہ خانۂ حکمت تین برِّاعظموں کا علمی سنگم ہو رہا ہو، مولائے پاک نے ارشاد فرمایا تھا: '' آپ ہمارے ساتھ کام کریں، ہم آپ کے ساتھ کام کریں

گے۔" اس مبارک فرمان کے بعد خانۂ حکمت کے تمام نفوس کو غیر معمولی علمی اور روحانی برکات حاصل ہونے لگیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَنِّہٖ وَاِحسانِہٖ۔

تمام نفوسِ خانۂ حکمت، عوالمِ شخصی ہیں، ان میں سے ہر عالمِ شخصی کے حق میں ہم سب کی عاجزانہ دعا ہے کہ وہ بفضلِ مولا ایک کائناتی بہشت ہو! آمین!

یقیناً اسمِ اعظم اور نورِ اقدم کے تمام پروانے فرشتے ہیں، اور ان میں سے ہر فرشتہ ایک زندہ کائناتی بہشت ہے۔

لندن، منگل، ۱۲/اپریل ۲۰۰۵ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قسط: ٤٦

سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا (٣٦:٣٦) مفہوم: پاک ہے وہ ذات جس نے تمام چیزوں کو سنگم سنگم پیدا کیا۔ بہشت کے ہر پھل کا سنگم ہے (۵۵:۵۲)۔ باغاتِ بہشت بھی دو دو ہیں (۵۵:۴۶)۔

ہر سنگم ناطق و اساس کا اشارہ ہے نیز قائم اور حجتِ اعظم کی دلیل ہے۔ دو یتیم لڑکے = تاویلاً: امامِ مستقر اور امامِ مستودع (۱۸:۸۲)۔ ذوالقرنین = تاویلاً = دو نفخ والا = مولا علیؑ = قائمؑ (۱۸:۸۳)، مغرب الشّمس (۱۸:۸۶)، مطلع الشّمس (۱۸:۹۰)، یہ حظیرۂ قدس میں مغرب و مشرق کا سنگم ہے، یعنی آفتابِ نور کا مشرق و مغرب ایک ہی ہے۔ جہاں سورج اور چاند کا سنگم اور نجم و نجوم کا سنگم ہے۔

لندن، بدھ، ۱۳/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۴۷

آیتِ خزائنِ الٰہی (۲۱:۱۵) میں کُل قرآن اور تمام روحانی قیامت کا قانون اور جملۂ کائنات کا نظام ہے۔ اگر آپ بحقیقت خدا کے دوستوں میں سے ہو چکے ہیں، تو وہ اَلْوَاحِدُ الْقَهَّار سوئی کے ناکے سے اونٹ گزر جانے کا معجزہ آپ کو کر کے دکھا سکتا ہے۔

سورۂ اعراف (۷:۴۰) کا باترجمہ مطالعہ کریں۔

کائنات و موجودات تماماً گویا اونٹ ہے اور آپ کی ہستی سوئی کا ناکہ ہے اگر آپ اسمِ اعظم کے ذریعے سے روحانی قیامت کو برداشت کر سکتے ہیں تو خداوندِ قیامت غیر ممکن کو فعلاً (عملاً) ممکن کر کے دکھائے گا۔ اور فرمائے گا: ''اوّ مناسن اَپیٔ''= یعنی کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔ کل کائناتی بہشت آپ کے عالمِ شخصی میں داخل بھی ہوگی اور اپنی جگہ پر موجود بھی ہوگی۔ اَلْوَاحِدُ الْقَهَّار آپ کے پاس بھی ہوگا اور آپ سے باہر اور بالاتر بھی ہوگا۔

زمانۂ یارقند میں حضرتِ مؤوّل (روحی فداہٗ) نے فرمایا: یاجوج و ماجوج آدم وحوّا کے پُرحکمت نطفے سے عالمِ ذرّ ہیں۔ آدم وحوّا نورِ قائمؑ میں مستغرق تھے۔ پس عالمِ ذرّ میں ہر چیز روح اور مادّہ کا ذرّہ = سنگم ہے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

لندن، بدھ، ۱۳/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۴۸

سورۂ یٰسٓ (۳۶:۴۱) کا تاویلی مفہوم ہے: اور ان کیلئے یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ ہم نے ان کے عالمِ ذرّ کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔

آپ کو یاد ہوگا پانی پر ظہورِ عرش اور سفینۂ نجات کا عظیم ترین معجزہ حضرتِ قائمؑ کا نورِ پاک ہی ہے (۱۱:۷)۔ ہر روحانی قیامت میں عالمِ ذرّ کا تجدّد ہوتا ہے۔ عالمِ ذرّ کے ذرّات کی الگ الگ کئی مثالیں ہیں:

۱ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ ۔۔۔۔۔ (حدیث)۔

۲ ملائکۂ آدمؑ (۲: ۳۴)۔

۳ یاجوج وماجوج (۱۸: ۹۴)۔

۴ سلیمانی لشکر (۲۷: ۱۷)۔

۵ چیونٹیوں کی وادی (۲۷: ۱۸)۔

۶ کُلّ شَیءٍ (۶: ۱۱۱)۔

۷ لشکرِ حضرتِ قائمؑ (۲۷: ۳۷)۔

۸ ذرّیتِ آدمؑ (۱۹: ۹۸)۔

لندن، جمعرات، ۱۴/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۴۹

اللہ تعالیٰ خود ہی اپنا اسمِ اعظم اور اسمِ ذات ہے، جیسا کہ آیۃ الکرسی کا پُرحکمت ارشاد ہے۔ اب آپ کو اس حقیقت پر یقین رکھنا ضروری ہے کہ آنحضرتؐ اسمِ اعظم ہی کی تسبیح و ذکر کرتے رہتے

تھے۔سورۂ واقعہ (۵۶: ۷۴؛ ۵۶: ۹۶) میں ہے: فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ = پس اپنے عظیم ربّ کے نام کی تسبیح کرو۔ اہلِ حقیقت جانتے ہیں کہ حضورِ پاکؐ "اسمِ اعظم" کی عبادت کرتے تھے۔

سورۂ فرقان (۲۵: ۵۸-۵۹) میں ارشاد ہے: ترجمہ: خَبِيْرًا تک پڑھ لیں اور اس کی تاویلی حکمت میں بھی غور کر لینا اور پانی پر ظہورِ عرش کا معجزہ بھول نہ جانا۔

لندن، جمعۃ المبارک، ۱۵/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۵۰

اللہ سبحانہ وتعالیٰ خود ہی اپنا اسمِ اعظم اور خود ہی اسمِ ذات ہے۔ جیسا کہ آیۃ الکرسی کا مبارک ارشاد ہے۔ کرسی ظاہراً فَلَكُ الْاَفلاك، اور باطناً لوحِ محفوظ = نفسِ کلّی ہے جس کی زبردست ہمہ گیر گرفت میں سارے آسمان اور زمین محفوظ و محدود ہیں۔ جس طرح فلکِ اعظم جملۂ کائنات پر محیط ہے، اسی طرح آیۂ کرسی کائناتِ قرآن پر محیط ہے، جس کی وجہ اسمِ اعظم کے نورانی معجزات = ظہورات اور تجلّیات کی بے پایان وسعت ہے۔

کرسی ظاہر میں فلکِ اعظم = فَلَكُ الْاَفلاك = آٹھواں آسمان ہے، باطن میں نفسِ کلّی = روح الارواح، روحِ اعظم = جانِ مردُم = تمام لوگوں کی جان = علیُ المرتضیٰؑ ہے۔

لندن، جمعۃ المبارک، ۱۵/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۵۱

جب سالک کے قیامِ قیامت کیلئے ناقورِ نورِ قائم پھونکا جاتا ہے، تو کائنات بھر سے عالمِ ذرّ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

یاجوج وماجوج کے نام سے آنے لگتا ہے (۵۱:۳۶)۔ اس آیت میں ربّ حضرتِ قائمؑ کا نورِ اعظم ہے۔ یَنْسِلُوْن یعنی ذرّاتِ ارواح سالک کی نسل = ذرّیت قرار پاتے ہیں، یاجوج وماجوج سالک کے عالمِ شخصی میں "تخریب برائے تعمیر" کا کام کرتے ہیں۔
سورۂ کہف (۱۸: ۹۴) اور سورۂ انبیاء (۲۱:۹۶) میں یاجوج وماجوج کا ذکر آیا ہے۔

جیسا کہ سابقہ مقالے میں یہ ذکر ہو چکا کہ یاجوج و ماجوج آدم وحوّا کے پُرحکمت نطفے سے عالمِ ذرّ ہیں۔ آدم وحوّا حدودِ دین اور خزائنِ الٰہی میں سے تھے۔

لندن، سنیچر، ۱۶/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط: ۵۲

حضرتِ اسمِ اعظمؑ سفینۂ نجات میں ہم سب بفضلِ اللہ نفسِ واحدہ ہو چکے ہیں۔ سورۂ روم (۳۰:۱-۷) سے متعلق جو نورانی تاویل کا معجزہ آسٹن میں ہوا، اس پر یقین نہ کرنا بہت بڑی ناشکری ہو سکتی ہے، لہٰذا ہمیں ان آیاتِ مبارکہ کی درست تاویل کو سمجھنا ہوگا۔ مقالہ (۵۰) میں پڑھیں: سارے آسمان اور زمین محدود و محفوظ ہیں۔ اور آخر میں پڑھیں: علیؑ المرتضیٰؑ کا نور ہے۔ کیونکہ مولا نے فرمایا: "میں لوحِ محفوظ ہوں۔"
سورۂ روم (۳۰:۱-۷) کی تاویل کا جاننا از حد ضروری ہے۔

لندن، سنیچر، ۱۶/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط: ۵۳

کتابِ کوکبِ درّی بابِ سوم منقبت ۷۲ کی حکمت کے مطابق حضرتِ مولا علیؑ کا نور و نورانیت

ہی روحانی قیامت ہے، آپ نے روحانی قیامت کا قصّہ سن لیا ہے اور حوالۂ قرآن کو بھی جگہ جگہ دیکھ لیں، قرآنِ حکیم سرتاسر قصّۂ قیامت سے لبالب = لبریز ہے۔ جب علیؑ اپنے نور کی تجلّیات میں قیامت اور قائمؑ ہے، تو پھر قرآن میں قیامت کے جتنے اسماء ہیں، وہ سب کے سب علیؑ ہی کے اسماء ہیں۔

پس مومنِ سالک کی روحانی قیامت میں سب لوگ ہوتے ہیں، جن کے تین درجے ہوتے ہیں: بحوالۂ سورۂ واقعہ (۵۶: ۸۸-۹۶)۔

لندن، اتوار، ۱۷/ اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۵۴

آسٹن کی ایک علمی بیٹی کے نورانی خواب میں قرآنِ حکیم کے ان مبارک الفاظ کی سماعت ہوئی: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖٓ = یقیناً خدا شرماتا نہیں ہے (۲: ۲۶) اس میں ہم سب کو اشارہ ہے کہ ہم قرآن کی کسی بھی مثال سے تاویل کے انکشاف کرنے سے نہ شرمائیں، یہ حضرتِ قائمؑ کا حکم ہے۔

چنانچہ سورۂ واقعہ (۵۶: ۳۴-۳۷) کی تاویلی حکمت کیلئے غور کریں۔ فُرُشٍ مَّرفُوعَةٍ کی یہ تاویل ہے کہ مومن اور مومنہ (میاں بیوی) کے زمانۂ نوعروسی کی نورانی مووِیز برائے بہشت بنالی جاتی ہیں۔ ۳۵-۳۶ کی تاویل یہ ہے کہ دنیا ہی کی خواتین لطیف نورانی بدن میں جنت کی حوریں بن جاتی ہیں۔ وہ اپنے شوہروں سے عشق رکھتی ہیں (۵۶: ۳۷)۔

بہشت کی حوروں = پری عورتوں میں نہ صرف جسمانی پاکیزگی ہے، بلکہ روحانی اور عقلی پاکیزگی بھی ان کو حاصل ہے (۲: ۲۵)۔

لندن، اتوار، ۱۷/ اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۵۵

سورۂ مریم (۱۹: ۹۳) میں کنوزِ مخفی میں سے ایک کنزِ مخفی موجود ہے۔

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا۔

ترجمہ: جتنے بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب کے سب رحمان (خداوند قیامت) کے روبرو غلام ہو کر حاضر ہوتے ہیں۔

تاویل: جب روحانی قیامت برپا ہو جاتی ہے تو مومنِ سالک کی جبین میں حضرتِ رحمان = اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم کا پاک نور طلوع ہو جاتا ہے۔ یہ نور اسمِ اعظم کی صورت میں ہوتا ہے۔ اور آسمان و زمین کے تمام نفوس و ملائکہ غلام ہو کر حاضر ہوتے ہیں۔ روحانی قیامت کا قلمی اور زبانی قصّہ بار بار آپ کے سامنے آچکا ہے۔ اور یقیناً خداوندِ قیامت ہی رحمان ہے۔

لندن، پیر، ۱۸/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۵۶

سورۂ محمد کی آیتِ ہفتم (۴۷: ۷) کی تاویل میں آپ کیلئے کیا فرمانِ عالی ہے؟ آپ کیلئے بڑا سپیشل فرمان ہے کہ آپ گریہ وزاری اور خصوصی مناجات سے خداوندِ قیامت کی مدد کریں، آپ انصار اللہ میں سے ہو جائیں۔ یہ آپ سے امتحان کا وقت ہے، سوچ لیں آپ کے پاس عاجزی، گریہ وزاری، عشقِ مولا، سجود، دعا، مناجات، ذکر، اسمِ اعظم وغیرہ کی بے مثال طاقتیں کس مقصد کیلئے رکھی ہوئی ہیں۔ آپ چہل درویش کیوں ہیں؟ آپ حضرتِ اسمِ اعظمؑ کے حربی

فرشتے کیوں ہیں؟ آپ کو یہ سب سے اعلیٰ معرفت کس مقصد کی خاطر عطا کی گئی ہے؟

آپ قرآنِ حکیم میں نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ کی عظیم حکمت کو جان و دل سے پڑھ لیں (۶۱ : ۱۴)۔

اللہ کے مددگار بن جاؤ (۶۱ : ۱۴) یہ تاویل کس کیلئے ہے؟

لندن، پیر، ۱۸/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۵۷

قرآنِ حکیم حقیقی مومنین سے فرمارہا ہے کہ تم خداوندِ قیامت کے مددگار بن جاؤ (۶۱ : ۱۴) سورۂ محمد (۴۷ : ۷) میں بھی یہی فرمان پڑھ لیں۔ حضرت عیسیٰؑ کے انصار تاویلاً خدا کے مددگار تھے (۳ : ۵۲)۔ مہاجر اور انصار کے بارے میں بھی آیاتِ قرآن کو خوب غور سے دیکھیں (۹ : ۱۰۰) نیز (۹ : ۱۱۷)۔

سورۂ حج (۲۲ : ۴۰) میں غور سے دیکھنا ہے، الغرض حقیقی مومنین میں خود اللہ ہی کی طرف سے عطا کی ہوئی صلاحیتیں ہیں اگر ہم فرمانِ خداوندی کے مطابق ان سے کام نہیں لیتے ہیں تو یہ بہت بڑی نافرمانی اور ناشکری ہے۔

لندن، پیر، ۱۸/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۵۸

سورۃ المزمل (۷۳ : ۱۷-۱۸) فَكَيۡفَ تَتَّقُوۡنَ اِنۡ كَفَرۡتُمۡ يَوۡمًا يَّجۡعَلُ الۡوِلۡدَانَ شِيۡبًا۔

تاویلی مفہوم: اگر تم انکار کرتے ہو تو دورِ قیامت کی معجزانہ گرفت سے کیسے بچو گے، یہ وہ دور

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

ہے جس میں بچوں پر بزرگانہ معجزات ہونے والے ہیں، جس طرح خانۂ حکمت کے بعض لٹل اینجلز پر یہ معجزات شروع ہوئے ہیں اور بعض بڑوں پر بھی شروع ہوئے ہیں یہ معجزات نورانی خواب میں بھی ہوئے ہیں اور بیداری میں بھی ہو رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ "D" "D" "D"۔

ژُوئن لےَ قیامت منی ڈالاسر گٹیٔ مَنین!

بدھ، ۲۰/اپریل ۲۰۰۵ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

قسط: ۵۹

کل بوقتِ شام، حضرتِ قائمؑ کے عظیم معجزات میں سے ایک سمعی معجزہ ہوا، یہ سیل فون پر الفاظ سے مجرد ایک بہت مختصر بہشتی نغمہ تھا، جبکہ فون پر ڈاکٹر کریمہ جمعہ کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا کہ یہ بہشت کی بہت مختصر موسیقی شروع ہوئی۔ الحمدللہ ربّ العٰلمین۔

زمانۂ یارقند میں خداوندِ قیامت کی بارگاہِ عالی سے اس بندۂ درویش کو یہ خبر ملی تھی کہ صوبیدار محمد رفیع روحانی ٹیلیفون پر مقرر کیا گیا ہے، عرصۂ دراز کے بعد اب مجھے اس سنگم کی تاویل آئی ہے کہ یہ اشارہ میرے دادا جان (محمد رفیع) کیلئے بھی تھا، معبودِ برحق کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔

ے خود را نمودی اے احد
اندر نقوشِ بے عدد

ترجمہ: اے واحد و یکتا! تو نے اپنے نور کی بے شمار صورتوں میں تجلّی کی ہے۔

(از کلیاتِ شمس تبریزی)

جمعرات، ۲۱/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۶۰

بحوالۂ کُلّیاتِ شمسِ تبریزی:

بالابُدی مانندِ خور روشن ز نورت صد قمر
زیر آمدی اے شاہِ جان باہر گدا در ساختی

ترجمہ: (اے محبوبِ جان!) تو سورج کی طرح آسمان پر تھا، تجھ سے صدہا قمر منوّر ہو رہے تھے، اے بادشاہِ روحانی تو زمین پر آیا اور ہر گدا کے ساتھ ملنے جلنے لگا۔ مولائے روم کے اس شعر میں زبردست خوبصورت حکمت ہے۔

اے شاہِ شاہانِ جہان اللہُ مولانا علی
اے نورِ چشمِ عاشقان اللہُ مولانا علی
حمد است گفتن نامِ تو اے نورِ فرّخ نامِ تو
خورشید و مہ ہندوی تو اللہُ مولانا علی

ترجمہ: اے دنیا کے تمام بادشاہوں کا دینی اور حقیقی شاہنشاہ! اللہُ مولانا علی۔ اے عاشقانِ نور کا نورِ قلب و جان! اللہُ مولانا علی۔ تیرا پاک نام لینا حمدِ خدا ہے، اے تیرا نام بڑا بابرکت نور ہے۔ سورج اور چاند تیرے غلام ہیں۔ اللہُ مولانا علی۔

جمعرات، ۲۱/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۶۱

حدودِ روحانی اور حدودِ جسمانی خزائنِ الٰہی (۱۵:۲۱) ہیں۔ حضرتِ سلیمانؑ کی بادشاہی آلِ ابراہیمؑ

اور آلِ محمدؐ کی عظیم بادشاہی (۴:۵۴) ہے، اور بس بہشت کی بہت بڑی بادشاہی (۷۶:۲۰) بھی اسی میں سے ہے۔

حدودِ دین میں سب سے اعلیٰ حد امامِ مقیم ہے اعنی قائم، چنانچہ نورِ قائم کے معجزۂ قیامت نے بڑی سرعت سے تختِ بلقیس کو سلیمانؑ کے سامنے حاضر کیا تھا (۲۷:۴۰) ملکۂ سبا کی عظیم سلطنت کے قصۂ قرآن کی حقیقی تاویل حضرتِ مولائے اعظم کے پاس ہے۔ ہمیں صرف یہ بتانے کی اجازت ہے کہ قصۂ بلقیس میں بہشت کی خلافت و سلطنت کی ہمہ گیری اور برتری کی روشن مثال موجود ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین۔

جمعۃ المبارک، ۲۲/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۶۲

آیۂ امامِ مبین (۳۶:۱۲) کی تاویل بڑی عجیب و غریب اور زبردست حیران کن ہے، کہ اہلِ حق کے اعمال بھی اور آثار بھی امامِ مبینؑ = حظیرۂ قدس = بہشت = لوحِ محفوظ اور نامۂ اعمال = نورانی مووی میں محفوظ ہیں۔ مگر جو لوگ اپنے پروردگار سے کافر ہوئے ان کے اعمال گویا راکھ کا ڈھیر ہے (۱۴:۱۸)۔

خداوندِ عالم نے زمان و مکان کی ہر چیز کو امامِ مبین کی تجلّیاتِ نور میں گھیر کر اور گن کر رکھا ہے۔ حدودِ دین میں، عقلِ کلّی آسمان، اور نفسِ کلّی زمین ہے۔

پس قرآن میں اہلِ حق سے جس زمین کی خلافت کا وعدۂ الٰہی ہے، وہ نفسِ کلّی کی نورانیت کی زمین ہے، اور وہ کائناتی بہشت ہے۔ حضرتِ آدمؑ کو کائناتی بہشت کی خلافت عطا ہوئی تھی۔

جمعۃ المبارک، ۲۲/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۶۳

سورۂ توبہ (۹: ۳) میں حکمتِ بالغہ سے لبریز ارشاد ہے: وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْۗءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ ترجمہ قرآن میں دیکھ لیں۔

تاویل: حجِ اکبر سے روحانی قیامت مراد ہے، جس میں یہ اعلان ہوتا ہے کہ خدا اور اس کا رسولؐ مشرکین سے بالکل بیزار ہیں۔ قرآنِ حکیم (۲۲: ۲۷) میں غور سے دیکھ لیں۔ حضرتِ ابراہیمؑ کی روحانی قیامت کو حج کا نام دیا گیا ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السّلام کا قصۂ قرآن باطناً روحانی قیامت ہی ہے۔

اتوار، ۲۴/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۶۴

سورۂ آلِ عمران (۳: ۱۵۱) سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا...

ترجمہ: ہم عنقریب آسمانی رعب کافروں کے دل میں ڈال دیں گے اس لئے کہ ان لوگوں نے خدا کا شریک بنایا، کسی آسمانی دلیل کے بغیر۔ یعنی معبودِ برحق وہ ہے، جس کا نور ہر وقت عارفین کیلئے آسمانی معجزات کرتا رہتا ہے۔

زمانۂ یارقند میں آسمانی رعب = یو۔ ایف۔ اوز کا معجزہ دیکھا تھا۔ بحوالۂ کتاب: جماعت خانہ ص ۱۱۰۔ یقیناً وہ بڑا شدید آسمانی رعب تھا۔ خداوندِ قیامت اَلْوَاحِدُ الْقَهَّارُ جو کچھ کرتا ہے، اس میں بہت بڑی حکمت ہے۔

اتوار، ۲۴/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:٦٥

سورۂ روم (٣٠: ٢٣) وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۔

ترجمہ: اور اس کے معجزات میں سے ہے تمہارا رات اور دن کو سونا اور خواب دیکھنا اور تمہارا اس کے فضل کو تلاش کرنا۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو غور سے سنتے ہیں۔

جناب امیر اللہ بیگ اور برادرم امیر حیات گویا دو فرشتے ہیں یا نور کے دو پروانے ہیں، الحمدللہ وہ میرے خواب میں آئے دونوں پیارے نام اشارہ ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ میرے پیارے گاؤں کی نیک نام جماعت نے اپنی نیک دعاؤں میں اس بندۂ درویش کو یاد کیا، لہٰذا یہ دو فرشتے خواب میں آئے۔ مولا تمام جماعتوں پر نورِ رحمت کی بارش برسائے آمین!

اتوار، ٢٤/اپریل ٢٠٠٥ء

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:٦٦

سورۂ زمر (٣٩: ٦٩) وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ = اور زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی ...

منگل، ٢٦/اپریل ٢٠٠٥ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:٦٧

میں دورانِ خواب میں آیۃ الکرسی کی کوئی تعریف لکھنے کیلئے سوچتا رہا، جس کے نتیجے میں دو مثالیں سامنے آئیں۔ پہلی مثال: قرآنِ حکیم میں ننانوے اسمائے صفاتی علم وحکمت کے گرانمایہ خزانے ہیں، جن کی کلیدیں، اسمِ اعظم میں ہیں۔ دوسری مثال: اسمِ اعظم بہشت کا ایک نورانی سرچشمہ ہے اور تمام قرآن اس کی ایک پُرنور آبادی ہے۔

پس بڑے نیک بخت ہیں، وہ لوگ جن کو اسمِ اعظم کی معرفت حاصل ہے۔ اے دوستانِ عزیز پاک و برتر اسمِ اعظم کی معرفت میں پیچھے ہرگز نہ رہنا! آمین!

منگل، ۲۶/اپریل ۲۰۰۵ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:٦٨

اعظمُ الاسماء = اسمِ اعظم کے معجزات، ظہورات، تجلّیات اور بےشمار عجائب وغرائب کا نورانی مشاہدہ روحانی قیامت میں ہوتا ہے، سبحان اللہ!

پانی پر ظہورِ عرش کا عظیم معجزہ اور رَفِيعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ (۴۰:۱۵) ایک سنگم ہے۔ لہٰذا یہاں اَلْوَاحِدُ الْقَهَّار میں سب کے سب فنا ہو جاتے ہیں، عرش سے سفینۂ نجات کا ظہور اسی لئے تھا۔

ربِ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کریں بار بار یاد کریں۔ قرآنِ حکیم (۱۱:۷) میں بھی دیکھ لیں۔

بدھ، ۲۷/اپریل ۲۰۰۵ء

قسط: ۶۹

اعظمُ الآیات اور اعظمُ الاسماء کا سنگم ہے، یعنی آیۃ الکرسی اور اسمِ اعظم یکجا ہیں۔

اُمّ الکتاب اور علیؑ کا سنگم ہے (۴۳:۴)۔

قرآنِ کریم اور کتابِ مکنون کا سنگم ہے (۵۶:۷۷-۷۸)۔

قرآنِ مجید اور لوحِ محفوظ کا سنگم ہے (۸۵:۲۱-۲۲)۔

علیؑ = اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ (۲۲:۶۲)۔

علیؑ = هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ (۳۱:۳۰)۔

علیؑ = اَلْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ (۳۴:۲۳)۔

علیؑ = اَلْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ (۴۰:۱۲)۔

علیؑ = اَلْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (۴۲:۴)۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

جمعرات، ۲۸؍اپریل ۲۰۰۵ء

قسط: ۷۰

الٰہی! شکرِ بیحد و بے پایان! یا ربّ العزۃ! تیری ہر ہر نعمت زبانِ حال سے بھی اور زبانِ قال سے بھی تیری ربوبیت کی تعریف کرتی رہتی ہے۔

احدا! صمدا! قادرا! پروردگارا! اپنا ہر مقدّس معجزہ ہمیں یاد دلا، کرم پر کرم فرمانے والا صرف تو

ہی ہے اور کوئی نہیں، تو واحد و لاشریک بے وزیر و بے نظیر ہے۔ تو قدیم اور علیم و حکیم ہے۔

اے خداوندِ برحق! اے قادرِ مطلق! ہمارے قلب کو ہمیشہ اپنے دریائے ذکر میں اور دریائے عشق میں مستغرق رکھ لے، تاکہ ہمیں نفس اور شیطان کے وسوسوں سے نجات حاصل ہو!

یا اللہ! فضل و کرم فرما! تو خود ہمارا وکیل اور کارساز ہو جا! جیسا کہ قرآنِ حکیم (۲۵:۵۸-۵۹) میں تیرا پاک فرمان ہے۔

جمعۃ المبارک، ۲۹/اپریل ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۷۱

قرآنِ حکیم میں سرتاسر سنگم کی عجیب و غریب حکمت مخزون و مکنون ہے، اور وہ طرح طرح سے ہے، مثلاً رجوع جیسے الفاظ میں بھی سنگم کی حکمت ہے۔

اے عزیزان! قرآنِ پاک عالمِ لاہوت سے اس لئے نازل ہوا ہے کہ آپ اس سے علم و حکمت اور ذکر و عبادت کا زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں، پس آپ ان آیاتِ کریمہ کو بار بار پڑھنے کی عبادت کریں، جن میں دیدارِ نورانی اور خدا شناسی کا ذکرِ جمیل آیا ہے، جس کا نمونۂ اعظم (۷۵:۲۲-۲۳) نیز (۸۹:۲۲) میں ہے۔

خدا پرستی اور خدا شناسی حضرتِ اسمِ اعظم اور نورِ اقدم کے پاک عشق میں ہے، الاسماء الحسنیٰ کی سب سے کامیاب عبادت (۷:۱۸۰) یہی ہے، جیسا کہ حضرتِ مولا علیؑ کے پاک ارشاد میں ہے۔

ڈالاس، دوشنبہ، ۲/مئی ۲۰۰۵ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۷۲

ہفت معزّز ومحترم خاندان کیلئے حضرتِ اسمِ اعظم ونورِ اقدم خداوندِ روحانی قیامت جَلَّ جَلَالُہ، کے پُرنور باطنی معجزات جو ہورہے ہیں، وہ بڑے زبردست اور محیرُ العقول ہیں، یہ مبارک ومقدس معجزات قائم شاس عزیزوں سے شروع ہورہے ہیں۔

''قرآنِ حکیم اور عالمِ انسانیت'' نامی کتاب کو اگر لوگ پڑھ لیتے تو خانۂ حکمت کی بے مثال خیر خواہی کا علم ہوجاتا!

خانۂ حکمت کے مراکز کیلئے جو عظیم معجزات ہورہے ہیں، وہ قرآن وحدیث کی پُرحکمت پیش گوئی کے عین مطابق ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَنِّہٖ وَاِحْسَانِہٖ۔

ڈالاس، سہ شنبہ، ۳رمئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۷۳

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (۵۵:۲۹)۔

تاویلی مفہوم: خدا کا یوم ہزار سال سے عبارت ہے (۲۲:۴۷) پس یہ سچ اور حقیقت ہے کہ ہم سب عصرِ حاضر کے لوگ خدا کے یومِ ہفتم (سنیچر) میں داخل ہوچکے ہیں، لہٰذا اس دور میں ایک عظیم روحانی قیامت برپا ہوچکی ہے، اور اس کے دُوررس نتائج ظاہراً و باطناً مرتّب ہورہے ہیں، پس حضرتِ اسمِ اعظم ونورِ اقدم کا خانۂ حکمت کیلئے معجزات کرنا حق ہے، اور اس میں ہرگز کوئی شک نہیں، معبودِ برحق کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔

ڈالاس، یوم الاربعہ، ۴رمئی ۲۰۰۵ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:۷۴

سورۃ الزمر (۳۹: ۷۳-۷۵) وَسِيْقَ الَّذِيْنَ سے رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تک خوب حکمت سے غور کر کے پڑھ لیں۔ بحوالہ کتابِ وجہِ دین ص ۶۳ ایک خاص تاویل کے مطابق اہلِ حق میں سے ستّر ہزار کو مرتبۂ فرشتہ عطا ہوگا (۴۳: ۶۰)۔ یعنی اَلْوَاحِدُ الْقَھَّارُ سلسلۂ روحانی قیامت میں جہاں اپنے نور کی تجلّی سے بیتُ المعمور بناتا ہے وہاں خدا کے اس گھر کی زیارت کرنے والے فرشتوں کی تعداد ستّر ہزار ہے، پس یہ فرشتے حقیقی مومنین و مومنات ہی ہیں۔ درحالے کہ ایسا ہر فرشتہ ایک کائناتی زندہ بہشت = ایک بادشاہِ بہشت = اور ایک خلیفۂ خدا ہے۔ جیسے حضرتِ سلیمانؑ اپنے وقت میں خدا کا خلیفہ، عظیم بادشاہ، علم و حکمت کا فرشتہ اور عالمِ شخصی کے معجزۂ قیامت میں زندہ کائناتی بہشت کا ظہور اور سب کچھ تھا۔

جمعۃ المبارک، ۶ مئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:۷۵

خدا کی خدائی میں ہمیشہ دو قسم کے معجزات ہوتے آئے ہیں: یعنی بعض معجزات خوشخبری = بشارت دینے کیلئے ہوتے ہیں، اور بعض ڈرانے کی غرض سے ہیں۔ رسولِ پاکؐ کے تمام اسمائے صفات بَشیراً وَّنذیراً (بشارت دینے والا اور ڈرانے والا) میں جمع ہیں۔

امامِ برحق علیہ السّلام مظہرِ نورِ الٰہی اور خلیفۂ رسولؐ ہے۔ لہٰذا ہر قسم کے باطنی معجزات اسی مظہرِ اقدس و اعلیٰ ہی سے ظہور پزیر ہوتے ہیں۔

یامَظھَر العَجائِبِ عَوْناًلَنا علی! یَدعوکَ کُلُّ ھَمٍّ وَغَمٍّ سَیَنجَلِی۔

ترجمہ: اے عجائب وغرائبِ الٰہی کے مظہر علیؑ! تو ہی یقیناً ہمارا مددگار ہے، ہر دردمند اور غمگین تجھ ہی کو پکارتا ہے، اور اس کی تکلیف ختم ہوجاتی ہے۔

سنیچر، ۷ مئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۷۶

الاعراف (۷:۱۸۹) ھُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّجَعَلَ مِنۡہَا زَوۡجَہَا۔

ترجمہ: وہ اللہ ہی ہے جس نے تمھیں ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا۔ سوال؟ ایک جان سے تمام نفوسِ انسانی کو پیدا کرنے کی کیا تاویل ہے؟ جواب: جب حضرتِ آدمؑ میں الٰہی روح بذریعۂ صور پھونک دی گئی تو اسی کے ساتھ آدمؑ کی روحانی قیامت بھی قائم ہوئی اور ایک ساتھ بہت سے معجزات ظہور پزیر ہوئے۔ (۱) تمام انسانی روحوں کا اس آدمؑ کی نسل قرار پانا (۲) یاجوج وماجوج کا خروج (۳) فرشتوں کا آدمؑ کے لئے سجدہ کرنا (۴) حشر ونشر (۵) ایک آدم کے بعد دوسرا آدم ہونے کی سنّتِ الٰہی (۶) روحانی قیامت کا تجدّد وغیرہ وغیرہ۔

سنیچر، ۷ مئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۷۷

خداوندِ روحانی قیامت حضرتِ اسمِ اعظم اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارے عزیزان کے لئے وہ پاک معجزات ہو رہے ہیں، جن میں بشارت ہی بشارت ہے۔ دورِ قیامت اور دورِ کشف کے یہ معجزات بڑے عجیب وغریب اور محیرُ العقول ہیں۔

جس طرح حدیثِ شریف کے ارشادِ مبارک کے مطابق قرآن کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے،

اسی طرح امامِ زمانؑ تک رسائی دو قسم کی ہے، ایک ظاہری اور جسمانی ہے اور دوسری باطنی اور نورانی رسائی ہے۔ پاک مولا امامُ النّاس بھی ہے اور امامُ المتّقین بھی ہے۔ اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ مولائے پاک کس طرح تمام لوگوں کا امام ہے؟ تو خانۂ حکمت کی مشہور کتاب ''قرآنِ حکیم اور عالمِ انسانیت'' کو عقل و دانش سے پڑھ لینا۔

اتوار، ۸ رمئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۷۸

سورۂ ہود (۱۱:۹۰) وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ۔

ترجمہ: دیکھو! اپنے رب سے معافی مانگو اور اس کی طرف پلٹ آؤ، یقیناً میرا رب رحیم ہے اور اپنی مخلوق سے محبت رکھتا ہے۔

الودود = بہت محبت کرنے والا۔ دوستوں کا سب سے بڑا دوست، وہ ذات جو محب بھی ہے اور محبوب بھی۔ یعنی حضرتِ اسمِ اعظم جلّ جلالہٗ (اسلامی انسائیکلوپیڈیا کو بھی دیکھنا)۔

تمام اسمائے صفات اسمِ اعظم میں جمع ہیں۔ اسمِ اعظم مولائے برحق (روحی فداہٗ) کے پاس ہے۔ بلکہ وہ خود ہی اسمِ اعظم اور اسمِ ذات ہے کیونکہ آیۃ الکرسی کا سرِّ اعظم یہی ہے۔

قرآنِ پاک کا حکیمانہ فیصلہ یہ ہے کہ معبودِ برحق اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے، اسی وجہ سے آیۃ الکرسی تمام قرآنی آیات کی سردار ہے۔

پیر، ۹ رمئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:۷۹

سورۂ فرقان (۲۵:۲۵-۲۶):

ترجمہ: آسمان کو چیرتا ہوا ایک بادل اس روز نمودار ہوگا اور فرشتے کثرت سے جوق در جوق نازل کیے جائیں گے۔ اس روز حقیقی بادشاہی صرف رحمان کی ہوگی۔

سورۂ فجر (۸۹:۲۲)؛ سورۂ بقرہ (۲:۲۱۰)؛ سورۂ اعراف (۷:۵۳)؛ سورۂ قیامہ (۷۵:۲۲-۲۳)۔

کتاب کوکبِ دری بابِ اوّل منقبت ۳۸۔

منگل، ۱۰ رمئی ۲۰۰۵ء

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:۸۰

آیتِ وَاعۡتَصِمُوۡا (۳:۱۰۳) اور آیتِ وَاعۡتَصِمُوۡا (۲۲:۷۸) کا سنگم۔

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا (۳:۱۰۳)۔

وَاعۡتَصِمُوۡا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوۡلٰٮكُمۡ‌ ۚ فَنِعۡمَ الۡمَوۡلٰى وَنِعۡمَ النَّصِيۡرُ (۲۲:۷۸)۔

وَمَنۡ يَّعۡتَصِمۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ هُدِىَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ (۳:۱۰۱)۔

ان تینوں آیاتِ کریمہ کا ایک ہی مطلب ہے، یعنی اَلۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ سے وابستہ ہو جاؤ۔

ز نورِ اوتو ہستی ہمچو پرتو
حجاب از پیش بردار و تو اُو شو

ترجمہ: حقیقت میں تو اس کے نور کا عکس ہے۔ سامنے سے پردہ ہٹا کر تو اس کے ساتھ ایک ہو جا۔

منگل، ۱۱ رمئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۸۱

حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ کا فرمانِ پاک ہے کہ تم نورانی بدن کے ساتھ بہشت میں جاؤ گے۔ معلوم ہو! کہ نورانی بدن جثۂ ابداعیہ ہے، قرآنِ حکیم میں جس کے کئی نام آئے ہیں، قصۂ طالوتؑ (۲:۲۴۷) میں جثۂ ابداعیّہ سے متعلق ایک عالیشان حکیمانہ اشارہ موجود ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰىہُ عَلَیۡکُمۡ وَزَادَہٗ بَسۡطَۃً فِی الۡعِلۡمِ وَالۡجِسۡمِ۔

پہلے اس کا ظاہری ترجمہ قرآن میں پڑھ لیں۔

تاویل: نورانی بدن حاصل کرنے کیلئے حقیقی علم و حکمت بیحد ضروری ہے۔

خداوندِ برحق اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ اگر آپ کو جثۂ ابداعیہ عطا فرماتا ہے تو آپ کی دنیوی زندگی بھی بہشت کی زندگی میں بدل جاتی ہے، یہاں زَادَہٗ میں ایک ایسا لطیف اشارہ پوشیدہ ہے۔ یعنی نورانی بدن میں نور ہے، اور نور میں ماضی اور مستقبل کی کُلّی رسائی ہے۔ پس نورانی بدن میں آپ کی تمام زندگی کی کامیاب اور پسندیدہ نورانی مووی ریکارڈ ہے جو بہشت کا حصّہ ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَنِّہٖ وَاِحۡسَانِہٖ۔

منگل، ۱۱ رمئی ۲۰۰۵ء

ISIV
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:۸۲

سورۂ رعد (۱۳:۱۵) وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ۔

ترجمہ: وہی اللہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم ہے جس کو تمام ساکنانِ آسمان و زمین طوعاً و کرہاً سجدہ کر رہے ہیں اور تمام چیزوں کے سائے صبح و شام اس کے آگے جھکتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ فرشتوں نے آدمؑ کیلئے گرتے ہوئے سجدہ کیا، لیکن یہ راز صرف اہلِ معرفت ہی کو معلوم ہے کہ اس حال میں آدمؑ پر روحانی قیامت گزر رہی تھی۔ جس میں اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم کا پاک نور کارفرما تھا، لہٰذا فرشتوں کا سجدہ دراصل نورِ قائم القیامت ہی کیلئے تھا، یہ سچ ہے کہ بہشت کے پھل دو دو ہوتے ہیں یعنی دو حکمتوں کا سنگم ہوتا ہے (۵۵:۵۲)۔

جمعرات، ۱۲ مئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:۸۳

سورۂ نحل (۱۶:۸۹) میں ارشاد ہے: وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ۔

ترجمہ: ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کر دی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے۔ اور ہدایت و رحمت و بشارت ہے ان لوگوں کیلئے جنھوں نے بحقیقت سرِ تسلیم خم کر دیا ہے۔ یعنی قرآن اپنے ظاہر اور باطن (تاویل) کے ذریعے سے ہر ہر چیز کی مکمل وضاحت کرتا ہے۔ پس قرآن کی نورانی تاویل روحانی قیامت میں ہے، جس کو حضرتِ قائم"= اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم برپا کرتا ہے (۷:۵۳)۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اگرچہ یہ بندہ (راقم) سب سے حقیر ہے، لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس نے زمانۂ یارقند میں حضرت مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ کی رحمت و عنایتِ بے نہایت سے حضرتِ قائمؑ کو نورانیت میں پہچان لیا ہے، اور آنجناب جو زندہ اسمِ اعظم اور نورِ اقدم ہیں، اپنے گوناگون معجزات کا دائرہ اپنے نور کے پروانوں میں وسیع تر کر رہے ہیں۔ الحمد للہ

جمعرات، ۱۲ر مئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط: ۸۴

چون نمی گویم، مرادلدارمی گوید: "بگو" روحانی قیامت کا پہلا دروازہ اسمِ اعظم ہے اور دوسرا دروازہ مُوْتُوْا کے فرمانِ رسولؐ پر عمل کرنا ہے، مُوْتُوْا (مرجاؤ) کا حکم قرآن (۲: ۲۴۳) میں بھی ہے، پس روحانی قیامت میں بے شمار و بے پایان فائدے ہیں، اس میں خودشناسی بھی ہے اور خداشناسی بھی۔ اس میں تمام مثالیں جمع ہیں، لہٰذا یہ جامعُ الامثال ہے۔ اور قرآنِ حکیم کی کوئی مثال اس سے خارج نہیں ہے، اس میں سب سے بڑی عجیب و غریب حکمت یہ ہے کہ جہاں قصہ آدمؑ کی تاویل ہے وہاں شبِ قدر اور ظہورِ قائم کی مثال بھی موجود ہے۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ!

روحانی قیامت میں جہاں سے آپ کا اسمِ اعظم اسرافیل اور عزرائیل کے سنگم سے جاری ہونے لگتا ہے تو یہ حضرتِ قائمؑ کی ذکری تجلّی ہے، اور ساتھ ہی ساتھ ناقورِ نورِ قائم میں عالمِ ذر کی زبان سے ناقوری تجلّی جاری ہوتی ہے، ڈالاس کے تاویلی معجزات میں یہ مشاہدہ بھی ہوا ہے کہ ایک نورانی لڑکی بہشت کی بانسری بجا رہی تھی یہ ایک اسرافیلی تجلّی تھی، تاکہ عزیزان کو یقینِ کامل حاصل ہو! آمین!

جمعۃ المبارک، ۱۳ر مئی ۲۰۰۵ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:۸۵

اختصار کی غرض سے اسمِ اعظم کے بعد دوسرا دروازہ ''مُوْتُوْا'' بتایا حالانکہ دوسرا دروازہ بیت الخیال ہے، اور تیسرا دروازہ نفسانی موت اور روحانی قیامت ہے۔ بیت الخیال اگرچہ روحانی قیامت کا ابتدائی سفر ہے، پھر بھی یہ روشن خیالی کی ایک کائنات ہے۔ جس کی تجلّیاتِ گوناگون بڑی عجیب وغریب ہیں۔ یہ فرشتۂ جبرائیل کا مقام (مرتبہ) ہے اور اس کا آخری حصّہ میکائیل کا مرتبہ ہے۔ اور روحانی قیامت اس سے برتر ہے، جبکہ وہ اسرافیل اور عزرائیل کا درجہ ہے۔

جمعۃ المبارک، ۱۳ مئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:۸۶

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سورۂ زمر (۳۹: ۶۷-۶۹) ترجمۂ ارشادِ مبارک: ان لوگوں نے اللہ (اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم) کی قدر ہی نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔ (اس کی قدرتِ کاملہ کا حال تو یہ ہے کہ) روحانی قیامت کے روز پوری زمین اس کی مُٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دستِ راست میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ پاک اور برتر ہے وہ اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں اور اس روز صور پھونکا جائے گا اور وہ سب بے ہوش ہو جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، (یعنی اس روحانی قیامت سے بالکل بے خبر رہیں گے) سوائے ان لوگوں کے جن کو اَلْحَیُّ القیُّوم اس قیامت سے آگاہ کرنا چاہے۔ پھر تقریباً چالیس سے پچاس سال کے بعد ایک دوسرا صور پھونکا جائے گا اور یکایک سب کے سب اٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔ زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی۔

نوٹ: یہ ایک ظاہری ترجمہ ہے جس میں کلیدی تاویل کی گئی ہے۔

جمعۃ المبارک، ۱۳ مئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۸۷

معجزۂ لطیفِ قلبی = باطن کے باطن کا معجزہ۔آج بوقتِ سحر دل ہی دل میں ایک لطیف وشیرین معجزہ ہوا، جان بار بار فدا ہو محبوبِ جان سے!

قرآنِ حکیم کی بعض سورتوں کے آخر میں خواتم ہوتے ہیں۔ چنانچہ سورۂ قمر (۵۵:۵۴) میں ایک ایسا لاہوتی نگینہ موجود ہے۔ترجمۂ ظاہر: حقیقی پرہیزگار لوگ یقیناً باغاتِ بہشت اور نہروں میں ہوں گے سچی عزت کی جگہ، بڑے ذی اقتدار بادشاہ (شہنشاہ) کے قریب۔

ملیک = شہنشاہ (قاموس القرآن ص:۵۴۷)۔

پس یہ عقیدہ بالکل درست ہے کہ شاہانِ بہشت بہت ہیں مگر وہاں کا شاہنشاہ ایک ہی ہے، اور وہ پاک و برتر اَلْوَاحِدُ الْقَھَّار = اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم ہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

ملیک بروزنِ فعیل بمعنیٔ فاعل وہ شاہنشاہِ حقیقی جو لوگوں میں سے بادشاہ بنا سکتا ہے کیونکہ وہ بادشاہوں کا سب سے بڑا با اختیار بادشاہ ہے۔

سنیچر، ۱۴؍ مئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۸۸

سورۂ ابراہیم (۴۸:۱۴) کی تاویلی حکمت کو پھر ایک بار عشق سے پڑھ لیں۔ خداوندِ روحانی قیامت خانۂ حکمت کے حق میں تاویلی معجزات کر رہا ہے،لندن کی خصوصی ملاقات میں مولانا حاضر امام (روحی فداہٗ!) نے ارشاد فرمایا تھا: "آپ ہمارے ساتھ کام کریں، ہم آپ کے ساتھ کام کریں گے۔" اس فرمانِ مبارک کو جناب اعتمادی شفیق سچادینا صاحب اور جناب ڈاکٹر فقیر محمد ہونزائی

Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

صاحب نے سنا ہے اور وہ دنیا و آخرت میں اس فرمان کے گواہ ہیں، اس ارشادِ مبارک کی رُو سے خانۂ حکمت مظہرِ حضرتِ قائمؑ کا ایک تاویلی ادارہ ہے، یہی سبب ہے کہ آج خانۂ حکمت کے بعض درویشوں پر تاویلی معجزات ہو رہے ہیں۔

چنانچہ زمانۂ یارقند میں چھت پھٹ جانے کا معجزہ ہوا تھا، یہ معجزۂ شق القمر (۵۴:۱) کی تاویل اور تصدیق ہے۔ اور سورۂ انشقاق کے مطابق آسمان پھٹ جانے (۸۴:۱-۵) کی تاویل ہے۔

اتوار، ۱۵ رمئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۸۹

رسولِ اکرم رحمتِ عالم صلعم کے اسمائے صفات سو سے بھی زیادہ ہیں، حضرتِ محمد مصطفی محبوبِ خدا کے تمام مبارک اسماء سات پاک ناموں میں جمع ہیں: (۳۳:۴۵-۴۶) پس آنحضرتؐ ایک جانب سے بشیر تھے (بشارت دینے والا) اور دوسری جانب سے نذیر = ڈرانے والا۔ چنانچہ جملۂ قرآن میں بہشت کی بشارت بھی ہے، اور دوزخ کا خوف بھی ہے، اسی قانون کے تحت معجزات بھی دو قسم کے ہیں: بشارت والے معجزے اور ڈرانے والے معجزے۔ اور یقیناً اسی قانونِ الٰہی میں بہت بڑی حکمت ہے۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا وَّلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ۔

(۳۴:۲۸) اور (اے نبیؐ) ہم نے تم کو تمام ہی انسانوں کیلئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

یوسٹن، پیر ۱۶ رمئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۹۰

سورۂ بلد (۹۰: ۱-۴) لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ۔

تاویلی حکمتیں: هٰذَا الْبَلَدِ = شہر (مکہ) = اساس۔ وَالِدٍ = حجتِ قائم۔ وَلَدَ = حضرتِ قائمؑ۔ جوابِ قسم: مومن کی روحانی تخلیق سخت مشقت میں ہو سکتی ہے۔ عَقَبَة = دشوار گزار گھاٹی۔ فَكُّ رَقَبَةٍ کسی گردن کو غلامی سے چھڑانا = اپنے آپ کو نفس کی غلامی سے چھڑانا۔

ہوسٹن، منگل، ۱۷ مئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۹۱

خانۂ حکمت کے حقیقی درویشوں کے نورانی خوابوں کی معرفت قرآنِ حکیم اور حدیثِ شریف میں ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم ایسی معرفت سے باخبر ہیں، خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ تمام خواب اسی کریم کارساز کی ذاتِ عالی صفات کی طرف سے ہیں، اس میں کسی انسان کا کوئی دخل ممکن ہی نہیں، اس کا تعلق براہِ راست عالمِ لاہوت کے اس الٰہی پروگرام سے ہے جو دورِ تاویل یعنی دورِ قیامت کیلئے خاص ہے اور یہ بات صرف ان خوابوں کے اشارات ہی سے معلوم ہو جاتی ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ ہمیشہ اہلِ معرفت کی مخالفت ہوتی رہی ہے، اور یہ بات قطعاً ناممکن ہے کہ فیصلۂ قیامت سے پہلے تمام لوگوں کا ایک ہی عقیدہ اور ایک ہی مذہب ہو، اگر یہ بات ممکن ہوتی تو قیامت کا کوئی وعدہ ہی نہ ہوتا اور نہ قیامت کی کوئی ضرورت ہوتی۔

ہوسٹن، چہار شنبہ، ۱۸ مئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۹۲

سورۂ روم (۳۰: ۲۳): وَمِنْ اٰیٰتِہٖ مَنَامُکُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَابْتِغَآؤُکُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ۔

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کو سونا اور (خواب دیکھنا) اور تمہارا اس کے فضل کو تلاش کرنا ہے، یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو (غور سے) سنتے ہیں۔

مَنَام = خواب، سونا اور خواب دیکھنا، بحوالۂ قاموس القرآن، ص ۵۵۶۔

آیہ = نشانی، حکم، معجزہ، آیات = نشانیاں = معجزات، بحوالۂ قاموس القرآن، ص ۲۰۔

پس خواب میں خدا کی نشانیاں یعنی معجزات ہیں، خوابوں کے معجزات آفاق و انفس کے معجزات ہیں (۴۱: ۵۳) ان کا آخری مقصد اَلْوَاحِدُ الْقَھَّار کی توحید و معرفت ہی ہے اور بس۔

ہیوسٹن، چہارشنبہ، ۱۸ مئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط:۹۳

قرآن حکیم اور کلامِ مولا میں جمع برائے واحد کی مثالیں: پہلی مثال (۷: ۱۸۰) دوسری مثال (۵: ۵۵) تیسری مثال (۵۷: ۱۲-۱۳) چوتھی مثال (۴۱: ۵۳) پانچویں مثال (۲۷: ۹۳) چھٹی مثال: کتابِ کوکبِ دری، بابِ سوم، منقبت ۸۰:

اَنَا اٰیٰتُ اللّٰہِ وَاَمِیْنُ اللّٰہِ اَنَا اُحْیِیْ وَاُمِیْتُ اَنَا اَخْلُقُ اَنَا السَّمِیْعُ اَنَا الْعَلِیْمُ اَنَا النَّصِیْرُ

اَنَا الَّذِیْ اَجُوْزُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعَ فِیْ طُرْفَةِ عَیْنٍ۔

ترجمہ: میں ہوں رحمتِ خدا کی آیات، اور خدا کا راز دار، اور میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں، اور میں پیدا کرتا ہوں اور رزق دیتا ہوں، میں ہوں سننے والا، میں ہوں دانا، میں ہوں بینا ظاہر و باطن اشیاء کا، میں ہوں وہ شخص جو ساتوں آسمانوں اور زمین کے ساتوں طبقوں کی چشمِ زدن میں سیر کرتا ہے۔

ہوسٹن، یوم الخمیس، ۱۹ رمئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط: ۹۴

بحوالۂ کتاب جماعت خانہ، ص ۹۴، تاشغورغان میں اس بندۂ کمترین کی تاویلی قربانی خواب میں ہوئی تھی، جس کی ایک تاویل (۱۸: ۷۴) اور دوسری تاویل (۳۷: ۱۰۷) ہے، اور ذبحِ عظیم کی تاویل روحانی قیامت ہے، جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

قبلہ اور مسجد الحرام کی تاویل جاننا سب سے ضروری ہے، جبکہ یہ تاویل خداوندِ قیامت سے متعلق ہے، معجزۂ اسرافیلی اور معجزۂ عزرائیلی کا سنگم اسمِ اعظمِ قیوم قیوم قیوم تا آخر ہے۔

ایک عظیم فرشتہ جو اسرافیل اور عزرائیل کا سنگم ہے، اس کا تصور انسان اور باز کا سنگم ہے، مرکزِ علم و حکمت لندن کے ایک فرشتۂ ارضی کے ایسے تصور کا مشاہدہ ہوا ہے۔

ہوسٹن، یوم الجمعہ، ۲۰ رمئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط: ۹۵

ہر روحانی قیامت میں کُل روحیں حاضر ہو جاتی ہیں، چنانچہ زمانۂ یارقند میں تمام عزیزان روحاً

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

میرے ساتھ موجود تھے، اَلْوَاحِدُ الْقَهَّار اپنی رحمتِ بے نہایت سے میرے عزیزان کو میری کاپیاں بنا رہا تھا، یہ سب سے عظیم معجزہ اسرافیلی اور عزرائیلی منزل میں ہوتا ہے، پس ہم سب یقیناً نفسِ واحدہ (۲۸:۳۱) ہیں، خانۂ حکمت کے جس گھر میں اور جس فرد میں حضرتِ قائمؑ کا جیسا بھی کوئی بابرکت معجزہ ہوتا ہے، اس میں ہم سب سربسجود حاضر ہیں، یہ اعلان نورانی خوابوں میں بھی ہو چکا ہے کہ ہم سب ایک ہیں، ہم سب ایک ہیں، ہم سب ایک ہیں، ایسا لگتا ہے کہ اب وقت بہت ہی کم ہے، لہٰذا تمام عزیزان آخری بار روحانی ترقی کیلئے سخت سے سخت کوشش کریں، آمین!

ہیوسٹن، یوم الجمعہ، ۲۰ مئی ۲۰۰۵ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قسط:۹۶

جمع برائے واحد: سورۂ حدید (۵۷: ۱۲-۱۳):

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۚ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَاۗءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ۔

ترجمہ: اس دن جب کہ تم مومن مردوں اور عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا، (اُن سے کہا جائے گا کہ) "آج بشارت ہے تمہارے لئے"، جنتیں ہوں گی جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہی ہے بڑی کامیابی۔ اس روز منافق مردوں اور عورتوں کا حال یہ ہوگا کہ وہ مومنوں سے کہیں گے "ذرا

ہماری طرف دیکھو تاکہ ہم تمہارے نور سے کچھ فائدہ اٹھائیں" مگر ان سے کہا جائے گا "پیچھے ہٹ جاؤ، اپنا نور کہیں اور تلاش کرو" پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا، اس دروازے کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب۔

یعنی یہاں مومنین و مومنات کا نمائندہ سالک (عارف) ہے جو نورِ حضرتِ قائمؑ کا دیدار کر رہا ہے، مقامِ عالمِ شخصی اور درجۂ حظیرۂ قدس ہے، اور مومنین و مومنات بحالتِ عالمِ ذر موجود ہیں۔

سورۂ تحریم (۶۶:۸): رَبَّنَآ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے لئے مکمل کر دے اور ہم سے درگزر فرما! تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

ڈالاس، یوم الاحد، ۲۲ مئی ۲۰۰۵ء

Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط: ۹۷

حضرتِ مولا (روحی فداہٗ) کا ایک عظیم تاویلی معجزہ:

اَلۡعَلِيُّ الۡعَظِيۡمُ (۲:۲۵۵)۔

اَلۡعَلِيُّ الۡكَبِيۡرُ (۲۲:۶۲)۔

اَلۡعَلِيُّ الۡكَبِيۡرُ (۳۱:۳۰)۔

اَلۡعَلِيُّ الۡكَبِيۡرُ (۳۴:۲۳)۔

اَلْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ (۴۰:۱۲)۔

اَلْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (۴۲:۴)۔

عَلِيٌّ حَكِيْمٌ (۴۲:۵۱)۔

لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ (۴۳:۴)۔

عَلِيًّا كَبِيْرًا (۴:۳۴)۔

لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا (۱۹:۵۰)۔

مَكَانًا عَلِيًّا (۱۹:۵۷)۔

عِلِّيِّيْنَ=عِلِّيُّوْنَ (۸۳:۱۸-۱۹)۔

ڈالاس، یوم الاثنین، ۲۳ رمئی ۲۰۰۵ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسط:۹۸

بحوالۂ سورۂ فرقان (۲۵:۴۵) اس ارشادِ مبارک کی نورانی تاویل کا تعلق حظیرۃ القدس کی عرفانی بہشت سے ہے، جہاں عارفوں کو اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم کا پاک دیدار ہوتا ہے، اور ظلِ علیؑ و ظلِ فاطمہؑ یعنی عکسِ نورِ علیؑ و عکسِ نورِ فاطمہؑ کا راز معلوم ہو جاتا ہے، پس عزیزان ظلِ علیؑ اور ظلِ فاطمہؑ کی حکمت کو سمجھنے کیلئے سعیٔ بلیغ کریں۔

یاد رہے کہ ظلِ علیؑ کے دو معنی ہیں، بفضلِ مولا ہمارے بعض عزیزان نے آئینۂ دل میں

حضرتِ قائمؑ کے نورِ پاک کو چشمِ باطن سے دیکھا ہے، یقیناً قائمؑ وہ بہشت ہے، جس کا ذکر سورۂ محمدؐ (۴۷: ۶) میں ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَنِّہٖ وَاِحسانِہٖ۔

ڈالاس، منگل، ۲۴ رمئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۹۹

الوَاحِدُ القَهَّارُ (۱۲: ۳۹)۔

الواحِدُ القَهَّارُ (۱۳: ۱۶)۔

الوَاحِدِ القَهَّارِ (۱۴: ۴۸)۔

الوَاحِدُ القَهَّارُ (۳۸: ۶۵)۔

الوَاحِدُ القَهَّارُ (۳۹: ۴)۔

الوَاحِدِ القَهَّارِ (۴۰: ۱۶)۔

اے عزیزان! قرآنِ حکیم کے ان حوالہ جات میں حضرتِ ملیک = شاہنشاہِ دوجہان کی پاک معرفت ہے، قرآن میں لفظِ شاہنشاہ = ملیک (۵۴: ۵۵) میں ہے۔

ڈالاس، منگل، ۲۴ رمئی ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسط: ۱۰۰

سورۂ حشر (۵۹: ۲۰-۲۴): لَا يَسْتَوِيٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ؕ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Sciences Knowledge for a united humanity

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔

ترجمہ: دوزخ میں جانے والے اور جنت میں جانے والے کبھی یکساں نہیں ہو سکتے، جنت میں جانے والے ہی اصل میں کامیاب ہیں، اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر بھی اتار دیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے، یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اسلئے بیان کرتے ہیں کہ وہ (اپنی حالت پر) غور کریں، وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، غائب اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا، وہی رحمان اور رحیم ہے، وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے نہایت مقدس، سراسر سلامتی، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا، اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا، پاک ہے اللہ اس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں، وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے، اس کیلئے بہترین نام ہیں، ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی تسبیح کر رہی ہے اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔

حاشیہ (۱۰۰) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ - زمانۂ یارقند (چین) میں حضرتِ اسمِ اعظم = نورِ اقدم کے جو جو عظیم معجزات ہوئے، ان سب میں قرآنِ حکیم کی تاویلات ہی تاویلات ہیں، اور یہ بھی تاویل ہی ہے کہ قرآن کے بعض مقامات یا الفاظ کی طرف اشارہ ہوتا تھا، ان اشارات میں لفظ کَذٰلِكَ بھی ہے، یہاں جس پہاڑ پر قرآن نازل کرنے کا ذکر آیا ہے، وہ کوہِ عقل = گوہرِ عقل اور کتابِ مکنون کا سنگم ہے۔

میں تمام قائم شناس عاشقوں سے بصد شوق قربان ہو جانا چاہتا ہوں، آمین!

ڈالاس، یوم الاربعہ، ۲۵ر مئی ۲۰۰۵ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

فہرست

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آیاتِ قرآنی

سورہ:آیت	صفحہ نمبر
۲۵:۲	۳۲
۲۶:۲	۳۲
۳۴:۲	۲۹
۵۸:۲	۱۹
۱۱۷:۲	۴
۲۱۰:۲	۴۷
۲۱۳:۲	۱۸
۲۴۳:۲	۵۰
۲۴۵:۲	۶
۲۴۷:۲	۴۸
۲۵۵:۲	۲۲، ۲۳، ۳۰، ۴۶، ۵۸
۵۲:۳	۳۴
۱۰۱:۳	۴۷
۱۰۳:۳	۴۷
۱۳۳:۳	۴
۱۵۱:۳	۳۸
۳۴:۴	۵۹
۵۴:۴	۳۷
۵۵:۵	۵۵
۷۳:۶	۳، ۱۳
۱۰۱:۶	۴
۱۱۱:۶	۲۹
۱۱:۷	۶
۴۰:۷	۲۸
۵۳:۷	۴۷، ۴۹
۱۸۰:۷	۴۲، ۵۵
۱۸۷:۷	۸
۱۸۹:۷	۴۵
۳:۹	۳۸
۱۰۰:۹	۳۴
۱۱۷:۹	۳۴
۷:۱۱	۲۹، ۴۰
۱۷:۱۱	۱۷
۹۰:۱۱	۴۶
۱۰۷:۱۱	۲۰
۳۹:۱۲	۶۰
۱۵:۱۳	۴۹
۱۶:۱۳	۶۰
۱۸:۱۴	۳۷
۴۸:۱۴	۱۳، ۵۲، ۶۰
۲۱:۱۵	۱، ۹، ۲۰، ۲۱، ۲۶، ۲۸، ۳۶
۸۹:۱۶	۴۹
۴۴:۱۷	۱۹
۵۰:۱۷	۲۰
۷۴:۱۸	۵۶
۸۲:۱۸	۲۷
۸۳:۱۸	۲۷
۸۶:۱۸	۲۷
۹۰:۱۸	۲۷
۹۴:۱۸	۲۴، ۲۹، ۳۱

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

سورہ:آیت	صفحہ نمبر
۹۶:۱۸	۹
۱:۱۹	۱۴
۵۰:۱۹	۵۹
۵۷:۱۹	۵۹
۹۳:۱۹	۳۳
۹۸:۱۹	۲۹
۹۶:۲۱	۳۱،۲۴
۱۰۴:۲۱	۱۲،۴
۲۷:۲۲	۳۸
۴۰:۲۲	۳۴
۴۷:۲۲	۴۳
۶۲:۲۲	۵۸،۴۱
۷۸:۲۲	۴۷
۳۵:۲۴	۱۹،۱۷،۷
۲۶-۲۵:۲۵	۴۷
۴۴:۲۵	۲۴
۴۵:۲۵	۵۹
۵۹-۵۸:۲۵	۴۲،۳۰
۱۷:۲۷	۲۹
۱۸:۲۷	۲۹
۳۷:۲۷	۲۹
۴۰:۲۷	۳۷
۹۳:۲۷	۵۵
۷-۱:۳۰	۳۱
۲۳:۳۰	۵۵،۳۹
۱۶:۳۱	۲۱
۲۸:۳۱	۵۷
۳۰:۳۱	۵۸،۴۱

سورہ:آیت	صفحہ نمبر
۴۶-۴۵:۳۳	۵۳
۴۶:۳۳	۱۹
۱۱-۱۰:۳۴	۱۰
۲۳:۳۴	۵۸،۴۱
۲۸:۳۴	۵۳
۱:۳۵	۱
۴۱:۳۵	۱۱
۱۲:۳۶	۳۷
۳۶:۳۶	۲۷
۴۱:۳۶	۲۸
۵۱:۳۶	۳۱
۶۸:۳۶	۱۳
۸۲:۳۶	۲۰
۱۰۷:۳۷	۵۶
۶۵:۳۸	۶۰
۴:۳۹	۶۰
۶۷:۳۹	۱۲،۳
۶۹-۶۷:۳۹	۵۱
۶۸:۳۹	۲۱
۶۹:۳۹	۳۹
۷۵-۷۳:۳۹	۴۴
۱۲:۴۰	۵۹،۴۱
۱۵:۴۰	۴۰
۱۶:۴۰	۶۰
۳۰:۴۱	۲۴
۵۳:۴۱	۵۵
۴:۴۲	۵۹،۴۱
۵۱:۴۲	۵۹

ISWLS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

سورہ:آیت	صفحہ نمبر
۴۳:۴	۴۱،۵۹
۴۳:۶۰	۴۴
۴۶:۱۵	۷
۴۷:۶	۶۰
۴۷:۷	۳۳،۳۴
۴۸:۱	۵
۴۸:۲۰	۵
۵۱:۴۷-۴۹	۱
۵۴:۱	۵۳
۵۴:۵۴-۵۵	۵۲
۵۴:۵۵	۶۰
۵۵:۲۹	۴۳
۵۵:۴۶	۲۷
۵۵:۵۲	۲۷،۴۹
۵۶:۳۴-۳۷	۳۲
۵۶:۳۵-۳۷	۵
۵۶:۳۷	۳۲
۵۶:۷۴	۳۰
۵۶:۷۷-۷۸	۴۱
۵۶:۸۸-۹۶	۳۲
۵۶:۹۶	۳۰
۵۷:۱۲-۱۳	۵۵،۵۷
۵۷:۲۱	۴
۵۷:۲۵	۹
۵۷:۲۶	۱۸
۵۹:۲۰-۲۴	۶۰
۶۱:۱۴	۳۴
۶۴:۸	۱۲

سورہ:آیت	صفحہ نمبر
۶۵:۱۲	۲،۱۷
۶۶:۸	۵۸
۷۳:۱۷-۱۸	۳۴
۷۵:۲۲-۲۳	۴۲،۴۷
۷۶:۲۰	۳۷
۷۹:۱-۵	۱۱
۸۳:۱۵	۴
۸۳:۱۸-۱۹	۵۹
۸۳:۱۸-۲۸	۴
۸۴:۱-۵	۵۳
۸۵:۲۱-۲۲	۴۱
۸۹:۲۲	۴۲،۴۷
۹۰:۱-۴	۵۴
۹۳:۱۱	۱۳
۹۵:۱-۸	۶
۹۷:۳	۷

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

احادیثِ نبوی

- اَلْاَرْواحُ جُنُودٌ ... . صفحہ نمبر ۲۹
- اِنَّ لِلْقُرْاٰنِ ظَھْراً وَّ بَطْناً ... . صفحہ نمبر ۴۵
- مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا .... صفحہ نمبر ۵۰، ۵۱

ارشادات واقوال

- مولا علیؑ کے ارشادات

  ''میں لوحِ محفوظ ہوں۔'' .... صفحہ نمبر ۳۱

  اَنَا اٰیاتُ اللّٰہِ وَاَمِینُ اللّٰہِ اَنَا اُحْیِ وَاُمِیتُ اَنَا اَخْلُقُ اَنَا السَّمِیْعُ اَنَا الْعَلِیْمُ اَنَا النَّصِیرُ
  اَنَا الَّذِی اَجُوزُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرضِینَ السَّبعَ فِی طُرفَةِ عَینٍ۔ .... صفحہ نمبر ۵۵، ۵۶

- امام جعفر الصادقؑ کی دعا:

  یا اللہ! میرے لئے میرے دل میں ایک نور مقرر کردے، اور میرے کان، آنکھ، اور
  زبان میں بھی نور بنادے، میرے بال، کھال، گوشت، خون، ہڈیوں، اور رگوں میں بھی نور
  بنادے، اور میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے بھی نور مقرر فرما! .... صفحہ نمبر ۲۵، ۲۶

- امام سلطان محمد شاہؒ کے ارشادات:

  یاجوج وماجوج آدم وحوا کے پُرحکمت نطفے سے عالم ذرّ ہیں۔ .... صفحہ نمبر ۲۸

  تم نورانی بدن کے ساتھ بہشت میں جاؤ گے۔ .... صفحہ نمبر ۴۸

- مولانا حاضر امام صلوات اللہ علیہ کا ارشاد:

  آپ ہمارے ساتھ کام کریں، ہم آپ کے ساتھ کام کریں گے۔ .... صفحہ نمبر ۲۶، ۵۲

- کلمۂ تامہ

  اوّمناس اِپی .... صفحہ نمبر ۲۸

IOW LS Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

اشعار

• علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

جب قلم لیتا ہوں آتا ہے تجلی بن کے وہ .... صفحہ ۱۵

• علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

اَن نورے سا با اَس جَنے اَنے عشقے سا اَسقُر
اَن نم دِشں ایوز گیکَل اَس جَنے پھاَرا .... صفحہ ۱۶

• علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

ژُوْئن لے قیامت منی ڈالاسر گئ مَنین! .... صفحہ ۳۵

• مولانا جلال الدین رومی

خود را نمودی اے احد
اندر نقوش بے عدد .... صفحہ ۳۵

• مولانا جلال الدین رومی

بالا بُدی مانندِ خور روشن ز نورت صد قمر
زیر آمدی اے شاہِ جان باہر گدا در ساختی .... صفحہ ۳۶

• مولانا جلال الدین رومی

اے شاہِ شاہانِ جہان اللہ مولانا علی
اے نورِ چشمِ عاشقان اللہ مولانا علی
حمد است گفتن نام تو اے نورِ فرّخ نامِ تو
خورشید و مہ ہندوی تو اللہ مولانا علی .... صفحہ ۳۶

• پیر ناصرِ خسروؒ

ز نورِ اوتو ہستی ہمچو پرتَو
حجاب از پیش بردارو تُو اُو شَو .... صفحہ ۴۷

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity